www.novelsclubb.com
It's you,
because no one else
makes sense.
طواف آرزو از قلم: خولہ بنت عباس
And in the middle
of my chaos
there was you.
ناولز کلب
What a plot twist you were.

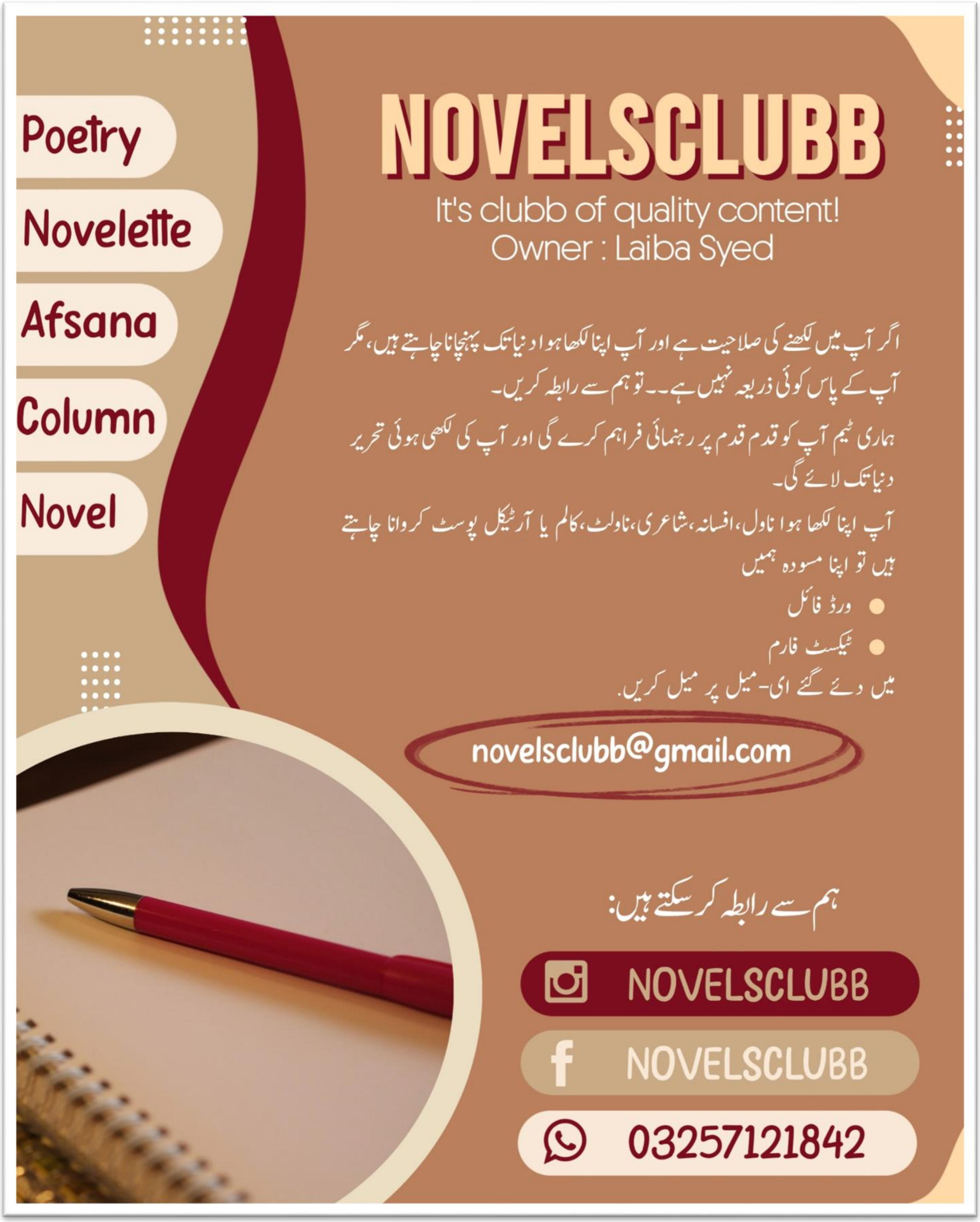
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

طوافِ آرزو

از قلم

خولہ بنتِ عباس

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

"طوافِ آرزو" میری پہلی تحریر ہے۔اس تحریر کو لکھنے کا خیال مجھے اچانک آیا، جسے بہت سے خیالوں کی طرح میں نے جھٹک دیا۔ پھر نہ جانے کب یہ خیال آہستہ آہستہ ایک خواہش اور پھر ایک عزم کی صورت اختیار کر گیا کہ مجھے معلوم ہی نہ ہوا۔اس کہانی کا پہلا منظر میرے ذہن میں آیا اور پھر میں نے اسے صفحے پر اتارنے کی کوشش کی۔اس کوشش میں، میں ناکام رہی۔ مجھ سے یہ کہانی نہیں لکھی گئی۔اب جب میں یہ سطور لکھ رہی ہوں تو مجھے اندازہ ہوا کہ میں کیوں یہ کہانی پہلے نہیں لکھ پائی۔میں نے جانا کہ ہر کہانی ذہن سے صفحے پر نہیں اتاری نہیں جاتی۔ان کا دل سے گزرنا، دل میں گھر کرنا ضروری ہوتا ہے۔اتنا کہ جب کوئی آپ کو اسے دل سے نکالنے کا کہے تو آپ کا انگ انگ بے چین ہو جائے۔ میرے ساتھ بھی یہی ہوا۔

اگر کوئی مجھے اُس وقت یہ کہتا کہ لکھنا چھوڑ دو، تو شائد میں بغیر کسی حیل و حجت کے، مان جاتی۔

اب اگر کوئی مجھ سے کہے کہ لکھنا چھوڑ دو، تو میں کسی قیمت یہ بات قبول نہیں کروں گی۔

اس کہانی کو میں نے آج کے دور میں لوگوں کو درپیش فتنوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لکھا ہے۔کیسے یہ فتنے معصوم ذہنوں کو اثر انداز کرتے ہیں اور انہیں ہیرا چھوڑ کر کوئلے کو حاصل

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ماہبیر ارمغان کی کہانی آج کی ہر لڑکی کی کہانی ہے۔اس کی خواہشات، آج کے دور کی ہر لڑکی کی خواہشات جیسی ہی ہیں۔ان خواہشات کو پانے کیلیے وہ ایک سفر پر نکل کھڑی ہوتی ہے۔وہ ہیرا چھوڑ دیتی ہے اور کوئلے کو پانے کیلیے مشکلات مول لیتی ہے۔

اجلان سکندر میرا پسندیدہ کردار ہے۔اگر میں کہوں کہ ماہبیر میرا دل ہے تو اجلان خون ہے۔یہ کردار مجھے اتنا کیوں پسند ہے؟اس وجہ سے کہ وہ محبت کرتا ہے۔عزت کرتا ہے۔مگر محبت میں اتنا پاگل نہیں ہوتا ہے اپنی اقدار بھول جائے۔وہ اپنے دل پر تو سمجھوتہ کرلیتا ہے مگر اپنی اقدار اور اپنے اصولوں پر سمجھوتہ اُسے گوارہ نہیں۔میرے نزدیک محبت ہر انسان کو ہوتی ہے۔یہ انسان کی فطرت ہے اور اس سے دور نہیں جایا جاسکتا۔مگر بہترین انسان وہ ہے جو محبت کو سر پر نہ چڑھالے۔اُسے سب سے اہم نہ رکھے۔اس کیلیے اہم اس کی عزت،اس کے اصول اور وہ احکام ہونے چاہیے جو اللہ نے دیے۔اگر اس راہ پر اُسے محبت قربان کرنی پڑتی تو اسے کر دے ۔دل کی حالتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔وہ آپ کے دل کو سکون دے دے گا اور جو آپ نے اس کی راہ میں قربان کیا،اس سے بہتر آپ کو نواز بھی دے گا۔

میں نے کہیں پڑھا تھا کہ "لوگ کہتے ہیں کہ اللہ بہترین عطا کرے گا۔مگر دل کا کیا کریں جسے چاہیے ہی عام ہے۔جو بہترین کی تمنا ہی نہیں کرتا۔"تب میں بھی اس سطر سے بہت متاثر ہوئی

www.novelsclubb.com

تھی۔آج جب یہ سطر لکھ رہی ہوں تو ہونٹوں پر مسکراہٹ ہے۔میں کہتی ہوں کہ اللہ جب آپ کو بہترین عطا کرتا ہے تو اس کیلیے جذبات بھی،دل میں پیدا کرتا ہے۔آپ کے دل سے عام چیز کی پسندیدگی نکال کر،خاص سے محبت ڈال دیتا ہے۔فقط ایک شرط ہے۔آپ کا یقین اللہ پر اور اس کے کیے فیصلوں پر ہونا چاہیے۔اللہ کو اپنے بندے کا اس پر یقین کرنا بہت پسند ہے۔پھر جب آپ اس پر بھروسہ کرتے ہیں تو کسی وفادار دوست کی طرح،آپ کے بھروسے کو ٹوٹنے نہیں دیتا۔یقین کرنے والے لوگ خاص ہوتے ہیں۔پھر خاص لوگوں کیلیے تو راستے بھی خاص ہوتے ہیں نہ۔

آخر میں،میں اپنی زندگی کے چند اہم لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔سب سے پہلے میرے بھائی جیسے ماموں کا۔وہ میرے لیے بھائی بھی ہیں اور دوست بھی۔میرے کاؤنسلر بھی ہیں اور پاٹنر بھی۔وہ میری زندگی کے ان لوگوں میں سے ہیں جن کی نہ میں ڈانٹ برداشت کر سکتی ہوں نہ ناراضگی۔وہ میری زندگی کے ان لوگوں میں سے ہیں،جن سے میں کچھ بھی کہنا چاہوں کہہ دیتی ہوں۔یہ سوچے بنا کہ وہ میرے بارے میں سوچیں گیں۔میں نے جب جب انہیں آواز دی،انہوں نے بنا کسی تاخیر کے جواب دیا۔اگر میں ان کے بارے میں لکھنے بیٹھوں تو گھنٹوں لکھتی جاؤں۔وہ پہلے انسان تھے جن سے میں نے ناول لکھنے کی بات کی۔وہ پہلے انسان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیں جن کو میں نے اپنا پہلا ڈرافٹ بھیجا۔ میں فقط اتنا کہنا چاہوں گی کہ اگر وہ اس وقت میری ہمت نہ بندھاتے تو، آج، اس وقت، شائد آپ یہ ناول نہ پڑھ رہے ہوتے۔ میری زندگی آسان بنانے اور مجھے ہمیشہ سننے کیلیے، بہت بہت شکریہ۔

پھر میری ماما اور میری بہن۔ انہوں نے بھی میری بہت حوصلہ افزائی کی۔ ان کے بارے میں، میں بس اتنا کہنا چاہوں گی کہ ان کی مسکراہٹ میرے مسکرانے کا باعث ہے۔ پھر میری تین بہترین دوستیں۔ زہرہ فاروق، علشبہ شبیر اور افیفہ عمر۔ تم تینوں کا بھی بہت شکریہ۔

آخر میں، میں اللہ سے دُعا گو ہوں کہ آپ اس میں جو کچھ پڑھیں، اس سے اچھا سبق حاصل کریں۔ میرے لکھے ہوئے الفاظ، اگر آپ کی کسی طرح مدد کرتے ہیں تو میرے لیے اس سے زیادہ خوشی اور عزت کی، کوئی بات نہیں۔

خوش رہیں، ہنستے مسکراتے رہیں اور دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ فقط۔

خولہ بنت عباس

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انتساب!

اس کتاب کو میں اپنی زندگی کے تین بہترین لوگوں کے نام کرتی ہوں، جن کے ہونے سے میری دنیا رنگین ہے۔

میرے بابا، جنھوں نے ہمیشہ اپنے عمل سے مجھے احساس دلایا کہ میں کسی شہزادی سے کم نہیں۔

میری ماما، جن کی مسکراہٹ میرے مسکرانے کا باعث ہے۔ جنھوں نے میری بہترین تربیت کی ۔جن کے قدموں میں میری جنت تو ہے ہی مگر انہوں نے میری دنیا کو بھی میرے لیے جنت بنایا۔

میرے ماموں، جو میرا سپورٹ سسٹم ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

باب نمبر:1

تعارف

پہلے تاثر کو، پہلے تعارف کو

پہلی ملاقات پر ملنے والے انسان کو

کبھی بھی آخری سمجھنے کی غلطی نہ کرنا

کہ وہ بدلتے ہیں

اس رفتار سے کہ

تم کو اپنے آنکھوں کے دیکھنے اور کانوں کے سننے پر شک ہو گا

کہ وہ بدلتے ہیں

اس تیزی سے جیسے

پانی بہتا ہے، ہوا چلتی ہے

جیسے دل کی حالتیں بدلتی ہیں

www.novelsclubb.com

جذبات بدلتے ہیں، نظر اور ہو جاتی ہے

ایک پل میں، ایک لمحے میں

کراچی کے ساحل پر اس وقت لوگوں کی چہل پہل جاری تھی۔ لوگ ہنستے مسکراتے چل رہے تھے۔ عصر کے قضاء ہونے اور مغرب کے داخل ہونے میں تھوڑا وقت ہی رہ گیا تھا۔ ڈوبتے سورج کی نارنجی کرنیں جب ریت پر پڑتیں تو اس کے سونے جیسا ہونے کا گماں دیتیں۔ اس وقت ساحل پر لوگوں کا رش ویسے بھی زیادہ ہوتا تھا۔ ان سب ہنستے مسکراتے لوگوں کے درمیان ایک وہ بھی تھی۔ سیاہ گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے کافی دیر سے سمندر کی لہروں کو تکتی۔ ڈوبتے سورج کی پڑتی نارنجی کرنیں اس کے کسی خوبصورت مورت ہونے کا گماں دیتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

دراز قد، سیاہ لمبے بال جو کمر تک آتے تھے۔ گہرے نیلے رنگ کی لمبی قمیض اور کھلے پاجامے میں ملبوس تھی۔ چہرے پر ماسک ہونے کی وجہ سے، تم ابھی اس کا چہرہ دیکھنے سے قاصر ہو۔ وہ یقین کوئی مشہور شخصیت تھی جو اس وقت لوگوں کا ہجوم اپنے گرد نہیں چاہتی تھی۔ یہ ماہیر ارمغان تھی۔ پاکستانی شوبز انڈسٹری کا ایک چمکتا ستارا۔ اس کے لاتعداد ڈرامے تھے اور کچھ فلموں میں بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کام کیا ہوا تھا۔لوگوں کا اسے پسند کرنا اس کی ڈریسنگ کی وجہ سے تھا کہ وہ دوسری ایکٹریسز کی طرح اتنی بولڈ ڈریسنگ نہیں کرتی تھی۔

اس وقت وہ ساحل سمندر پر موجود تھی۔وہ جگہ جہاں لوگ تفریح اور سیر سپاٹے کیلئے آتے تھے،وہ خود کو پُرسکون کرنے آتی تھی۔

دو گھنٹے قبل:

آج وہ شوٹنگ سے گھر جلدی آگئی تھی۔گھر میں داخل ہوئی تو مکمل خاموشی اور اندھیرے نے اس کا استقبال کیا۔لاونج میں بھی اندھیرا دیکھ کر ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔

"کتنی دفعہ کہا ہے نوری کو کہ شام ہوتے ہی بتیاں جلادیا کرو مگر مجال ہے جو سنتی ہو۔"

آگے بڑھ کر سوئچ دبایا۔ایک دم سے لاونج روشن ہو گیا۔چھوٹا مگر نفیس اور صاف ستھرا سا لاونج اپنی سجاوٹ کی وجہ سے اپنے مالک کی پسند اور اعلیٰ ذوق کا منھ بولتا ثبوت تھا۔وہ آگے بڑھی ،بیگ،چابیاں اور گاگلز ٹیبل پر رکھے اور کچن کی راہ لی۔کچن میں داخل ہو کر سوئچ نیچے کیا تو کچن کا منظر بھی کچھ صاف ہوا۔بلیک اور آف وائٹ کمبینیشن کا یہ کچن جدید چیزوں اور "ہتھیاروں" سے آراستہ تھا۔وہ آگے بڑھی،فریج سے پانی کی بوتل نکالی اور لاونج میں صوفے پر بیٹھ کر پانی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پینے لگی۔پانی پی کر بوتل سامنے ٹیبل پر رکھی تو نظر سامنے دیوار پر نصب شیشے میں بنتے عکس پر گئی ۔وہ خوبصورت تھی مگر سب سے زیادہ جو چیز اسے خوبصورت بناتی تھی وہ اس کے بال تھے۔کالے،سیاہ،گھنے بال جو سیدھے کمر تک آتے تھے۔بالوں کی چمک بتاتی تھی کہ کوئی بڑی محبت سے ان کا خیال رکھتا تھا۔اپنے بالوں کو نہایت غور سے دیکھتی وہ بے اختیار پرانی مگر حسین یادوں میں کھو گئی۔انہی یادوں میں بھٹکتے وہ ایک دہلیز پر پہنچی۔کیا دیکھتی ہے کہ ایک خاتون تخت پوش پر بیٹھی ہوئیں تھیں اور نیچے بیٹھی اٹھارہ،انیس سال کی لڑکی کے بالوں میں تیل لگا رہی تھیں۔ساتھ ساتھ خفگی سے کچھ بول بھی رہی تھیں۔

"کتنی دفعہ کہا ہے کہ ہر ہفتے دو دفعہ بالوں میں تیل لگایا کرو۔اب بڑی ہو گئی ہو،ماہبیر۔مجھ سے لگواتی اچھی لگو گی کیا؟"

اماں نے خفگی اور ناراضی سے کہا۔وہ لڑکی چہک کر بولی۔

"اماں،اب آپ اتنی اچھی مالش کرتی ہیں کہ دل ہی نہیں کرتا خود تیل لگانے کو۔اور ویسے بھی سب کام کر تو لیتی ہوں خود۔ایک بالوں میں تیل ہی آپ سے لگواتی ہوں،اس پر بھی آپ مجھ سے غصہ ہو رہی ہیں؟ناٹ فیئر،ڈیئر مام!"

www.novelsclubb.com

منظر یہی رک گیا تو ایک دوسری درز سے آوازیں آنے لگیں۔اس نے چند قدم چلے اور پھر خود کو ایک چھوٹے سے باغ میں پایا۔اس دفعہ ایک نسبتاً بڑی عمر کا مرد، ایمپائیر کے مخصوص لباس میں موجود اور سر پر پی کیپ پہنے مسکرا کر آوٹ ہونے کا اشارہ دے رہا تھا۔

"باباااا! یہ غلط ہے۔میں آوٹ نہیں ہوئی ہوں۔" ایک پندرہ سال کی بچی نے احتجاج کیا۔

"جی نہیں، آپ آوٹ ہو چکی ہیں ڈئیر کشف۔" اٹھارہ سالہ ماہبیر نے مزے لے کر کہا۔"اب آپ مجھے بیٹ دیں۔میری ٹرن ہے۔"

"مگر کیچ آوٹ نہیں تھا، ماہی۔" کشف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔اسے جب بھی ماہبیر سے کوئی بات منوانی ہوتی وہ اسے ماہی ہی کہتی۔

"رولز گیم کے شروع میں بتا دیے تھے۔اگر آپ ماما سے چاکلیٹ کی ضد میں مصروف نہ ہوتی تو آپ کو پتہ ہوتا رولز کا۔" ماہبیر نے مزے لے کر کہا۔اس کے جیتنے کے چانسس زیادہ ہو گئے تھے اور اسے کیا چاہیے تھا۔

اسی لمحے وہ شخص آگے آیا، کشف کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اسے دیکھتے ہوئے کہا،

www.novelsclubb.com

"دُرے کشف، ہار کو دل پر لے کر نہیں بیٹھتے۔ اگر دس دفعہ ہاری ہو تو گیارہویں دفعہ اٹھ کھڑی ہو اور ثابت کرو کہ دُرے کشف کا حوصلہ کوئی ہار نہیں توڑ سکتی۔ پتہ ہے کیوں؟" انہوں نے سوال کیا۔ دُرے کشف نے نفی میں سر ہلایا "اس لیے کہ ہار چاہے جتنی بھی آ جائے، جیت دُرے کشف کی ہی ہو گی۔" انھوں نے مسکرا کر اپنی بات مکمل کی۔ دُرے کشف نے ان کی بات سمجھتے ہوئے سر کو اثبات میں ہلایا۔

ماہبیر اس سارے عرصے میں صرف اپنے بابا کو ہی مسکرا دیکھتی رہی۔ آنکھوں میں فخر تھا، محبت تھی۔ بلاشبہ وہ اس دنیا کے سب سے بہترین بابا تھے۔ انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اپنی بڑی بیٹی کو خود کو تکتے پایا۔ انھوں نے وہی سے بازو بڑھا کر اسے قریب آنے کا اشارہ کیا۔ ماہبیر مسکرا کر ان کے قریب آئی تو ارمغان نے دونوں بیٹوں کو اپنی بانہوں میں یوں بھرا جیسے قیمتی خزانہ ہوں۔

"میری بیٹیاں بہت خوبصورت ہیں۔" انہوں نے کہا۔

کچھ فاصلے پر کھڑی چھبیس سالہ ماہبیر کی آنکھوں میں بھی کچھ تھا۔ وہ نہ محبت تھی نہ فخر، وہ آنسوں تھے۔ اس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں تو وہی نیلے کپڑوں میں ملبوس لڑکی کا عکس نظر

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آیا۔ وہ صوفے سے اٹھ کر آئینے کے عین سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ اپنے عکس کو آئینے میں غور سے دیکھنے لگی جیسے کئی سالوں بعد دیکھ رہی ہو۔

سب کچھ ویسا ہی تو تھا۔ وہی بڑی، گہری، سیاہ آنکھیں، وہی ستواں ناک، وہی گلابی ہونٹ۔ کچھ بھی تو نہیں بدلا تھا ان پانچ سالوں میں۔ مگر سب کچھ ویسا ہو کر ویسا نہیں رہا تھا۔ کچھ بھی نہیں بدلا تھا مگر پھر سب کچھ بدل گیا تھا۔ وہی حسین نین نقش تھے مگر وہ حسن نہ رہا تھا۔ وہی چہرہ تھا مگر نہ وہ معصومیت رہی تھی نہ شادابی۔ بظاہر اس کے وجود میں کچھ خاص فرق نہیں آیا تھا مگر کون جانتا تھا کے اس کی زندگی میں کیا کیا بدلا۔ کس کس کو کھویا اور کس کس کو چھوڑ دیا۔

منظر پھر سے دھندلا ہونے لگا اور اس دفعہ آنسو وجہ بنے۔ بہنے کو بے تاب مگر ان کے مالک نے اجازت نہ دی۔ آنسوؤں پیے اور سر جھٹکا جیسے خیالوں کو تخلیہ کہا ہو۔

"نہیں ماہبیر، تم نے یہ سب نہیں سوچنا۔ کچھ یاد نہیں کرنا۔ بھول جاؤ جو کچھ ہوا۔ تمہارے پاس سب کچھ ہے۔ خوبصورت گھر، گاڑی، پیسہ، عزت، شہرت۔ سب کچھ۔"

اس نے اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتے ہوئے کہا۔ شیشے میں مقید ماہبیر کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مگر سکون نہیں ہے تمھارے پاس۔ ماہبیر۔" اس کا عکس بولا۔ طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے

۔

"تمھارا کوئی مقصد نہیں ہے۔ تمھارے پاس خوش ہونے کے مواقع نہیں ہیں۔ تمھاری کوئی achievements نہیں ہیں۔ تمھارے جینے کا کوئی مقصد نہیں ہے اور" اس نے ذرا توقف کے بعد بولا۔

"تمھاری کوئی عزت نہیں ہے۔ تم خود جانتی ہو کہ جن لوگوں کی تم بات کرتی ہو وہ تمہیں کبھی اپنے خاندان کا حصہ نہیں بنائیں گیں۔ وہ تمہیں صرف ٹی وی میں دیکھنا پسند کرتے ہیں، تمہارے ساتھ زندگی گزارنا، تمہیں اپنا خاندان تسلیم کرنا۔ نہیں۔ وہ یہ کام بلکل نہیں کریں گیں۔ تمھارا اگر ایک سکینڈل بھی بنا تو وہ تمہیں دیکھنا بھی چھوڑ دیں گیں۔ so my "dear Mahbeer , you have nothing in your life.

ماہبیر آئینے میں اپنے عکس کو سنتی رہی۔ مارے ضبط کے اپنی آنکھیں بند کیں اور نفی میں سر ہلانے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں، ایسا کچھ نہیں ہے۔لوگ مجھے پسند کرتے ہیں۔میرے ساتھ تصویریں کھنچوانا پسند کرتے ہیں، میرے ڈرامے دیکھنا پسند کرتے ہیں۔"اس نے آنکھیں بند کر کے خود کو سمجھاتے ہوئے کہا۔پھر آنکھیں کھولی اور شیشے میں اپنے عکس کو کہا"تم جھوٹ بول رہی ہو۔"

اس کے عکس کے طنزیہ انداز میں ابرو اچکائی جیسے کہہ رہی ہو واقعی میں؟

اندر کا شور بڑھنے لگا۔آوازیں کانوں سے ٹکرانے لگیں اور دل بوجھل ہونے لگا۔اس نے کانوں کے گرد ہاتھ زور سے رکھ لیے مگر آوازیں بڑھتی گئیں، گھٹن بھی بڑھنے لگی تو اس نے کانوں کے گرد سے ہاتھ ہٹائے، آنکھیں کھولیں۔میز سے گاڑی کی چابی اور پرس پکڑا اور باہر نکل گئ۔ گاڑی میں بیٹھی اور سمندر کی راہ لی۔

www.novelsclubb.com

سمندر ہمیشہ اس کی جاے فرار رہا ہے۔اس کی شور مچاتی طلاطم خیز لہروں نے ہمیشہ اس کے اندر کے شور کو کم کیا ہے۔آج بھی اپنے اندر سے آتی آوازوں سے چھٹکارہ حاصل کرنے کیلیے یہاں آئی تھی مگر آج نہ جانے کیا تھا کہ سمندر اور اس کی لہریں بھی اس کا ساتھ دینے سے انکاری تھیں۔وہ کافی دیر گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگاے کھڑی رہیں۔جیسے جیسے سورج ڈوبتا جا رہا تھا، اس کے اندر بھی کچھ ڈوب رہا تھا۔اُمید، روشنی، سکون۔بڑھتا اندھیرا بھی اس کے اندر کچھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پروان چڑھا رہا تھا۔مایوسی، خوف، بے سکونی۔وہ جگہ جو ہمیشہ اس کی جائے فرار رہی، آج اس نے اس کے اندھیروں کو اور بڑھا دیا، آج اس نے بھی۔ جیسے لہروں پر لہریں آ رہی تھیں، اسی طرح اس کے ذہن میں بھی یادوں کا طوفان برپا تھا۔وہ ان سے چھٹکارہ حاصل کرنے آئی تھی مگر یہاں پر اور بہت کچھ یاد آنے لگا۔

"مجھے آج ادھر نہیں ہونا چاہیے تھا۔میں غلط جگہ پر ہوں۔"

اس نے سر جھٹکا اور واپس مڑی۔گاڑی میں بیٹھنے ہی لگی تھی کہ پیچھے سے اپنے نام کی پکار سنائی دی۔

"ماہبیر؟ یہ تم ہو نہ؟"

یہ ایک لڑکی کی آواز تھی۔ماہبیر نے کوفت سے آنکھیں میچی۔اسے حیرانی بھی ہوئی کہ کسی نے اسے کیسے پہچانا۔وہ پیچھے مڑی تو حجاب اور عباے میں ملبوس ایک لڑکی کو خود کو تکتے پایا۔یہ چہرہ کچھ شناسا تھا۔

"امل فاطمہ؟" ماہبیر نے حیرانی سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں نہ۔ میں کافی دیر سے تمہیں دیکھ رہی تھی۔ ماسک کی وجہ سے پہچاننے میں تھوڑی دیر ہو گئ۔ کیسی ہو تم۔"

امل نے آگے بڑھ کر والہانہ انداز میں گلے لگایا۔ وہ جیسے اسے وہاں دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی۔

"ہاں، وہ بس یہ ایسے ہی پہنا تھا۔"

ماہبیر نے اس سے گلے ملتے ہوے کہا۔ وہ جیسے ابھی تک حیران تھی۔ امل فاطمہ اس کی یونی فیلو تھی۔ بہت اچھی اور ہنسنے مسکرانے والی لڑکی تھی۔ ان دونوں کی بہت اچھی دوستی تھی۔

"کیسی ہو تم؟ یونی کے بعد تو رابطہ ہی نہیں ہوا۔ مجھے بہت اچھا لگا تم سے مل کر، ماہبیر۔" امل نے مسکراتے ہوے کہا۔

"مجھے بھی اچھا لگا۔ یونی فیلوز میں سے کسی کو کافی عرصے بعد دیکھا۔" ماہبیر کا جواب آیا۔

"کہیں بیٹھیں کیا؟" امل نے سوال کیا۔

"یہی بیٹھ جاتے ہیں۔" ماہبیر نے کہا۔ اس نے گھر جانے کا ارادہ ترک کیا اور دونوں دوستیں وہی ریت پر بیٹھ گئ۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہی ہو آج کل؟ یونی کے بعد نہ تم نے کال کی نہ میں رابطہ کر پائی۔" امل فاطمہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تمہیں واقعی میں نہیں پتہ کہ میں کیا کر رہی ہوں آج کل؟" ماہبیر نے کچھ اس حیرانی بھرے لہجے میں پوچھا کہ امل نے رُک کر اسے دیکھا پھر نفی میں سر ہلایا۔ ماہبیر کو کچھ اور حیرت ہوئی۔

"تم ٹی وی نہیں دیکھتی؟" ماہبیر نے پھر سوال کیا۔

"نہیں۔" امل نے سادگی سے جواب دیا۔ "میں یونی ورسٹی کے بعد اٹلی چلی گئی تھی۔ وہاں پر وقت ہی نہیں ملتا تھا دیکھنے کا۔ ویسے بھی مجھے کہاں شوق ہے دیکھنے کا ڈرامے۔"

ماہبیر ہلکا سا مسکرائی۔ غم کے ساتھ اداسی کے ہمراہ۔

"میں شوبز میں ہوں۔ ایکٹنگ کر رہی ہوں۔" ماہبیر نے مسکرا کر کہا۔ اس کی بات میں کہیں طنز نہیں تھا۔ ایک عجیب سی اداسی اور شرمندگی تھی جو صرف سامنے بیٹھی امل ہی محسوس کر سکتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہبیر کو لگا کہ یہ سننے کے بعد امل کا رویہ سرد ہو جائے گا۔اس کی جب بھی پرانی دوستوں یا کبھی کزنز سے بات ہوئی اور اس نے اپنا کام بتایا تو اسے ایسے ہی رویوں کا سامنا کرنا پڑا۔اس سب کے برعکس، امل کھل کر مسکرائی۔

"اچھا؟ مجھے نہیں معلوم تھا۔پتہ ہوتا تو ایک آٹو گراف کیلیے کاپی ضرور لاتی میں۔"

ماہبیر اس کا جواب سن کر حیران ہوئی پھر مسکرائی۔سارے دن کی کلفت دور ہوئی تھی جیسے۔

پھر دونوں آپس میں باتیں کرنے لگیں۔یونی کی باتیں۔نمبرز کیلیے پروفیسرز کی منتیں کرنا۔کلاس فیلوز کی شرارتیں۔وقت گزرتا گیا۔سورج ڈوب چکا تھا اور ساحل پر موجود سٹالز کی لائٹز جلنے لگیں مگر اندھیرے سے لڑنے میں ناکام رہیں۔خوب باتیں کرنے کے بعد دونوں چپ ہو گئیں۔امل سر جھکا کر ریت کے ساتھ کھیلنے لگی اور ماہبیر، وہ سامنے اندھیرے میں دیکھتی رہی۔لہریں در لہریں آ رہی تھیں اور روشنی کا کوئی شائبہ تک نہ تھا۔اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔کچھ دیر پہلے والی گھٹن اور بے سکونی پھر سے ہونے لگی۔

کچھ پل اور گزرے، پھر ماہبیر کے ہونٹ ہلے۔

"امل، ایک سوال پوچھوں؟"

"دو پوچھو۔" امل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے، مسکرا کر کہا ماہبیر اسے دیکھتی رہی۔ یہ لڑکی پہلے بھی بہت مسکراتی تھی اور اب بھی۔ وہ بلکل نہیں بدلی تھی۔ اچھی بات ہے۔ کچھ لوگوں کو کبھی نہیں بدلنا چاہیے۔ بلکل بھی نہیں۔ یہ کچھ لوگ ہمارا کمفرٹ ہوتے ہیں۔ کمفرٹ دینے والے لوگ اگر بدل جائیں تو دل کو تکلیف ہوتی ہے۔ پہلے کیا کم تکلیفیں ہیں کہ یہ بھی جھیلیں۔

"تمہارے نزدیک زندگی کیا ہے۔" ماہبیر نے سمندر کو دیکھتے ہوئے پوچھا جس کا پانی اندھیرے کے باعث سیاہ دکھائی دے رہا تھا۔

"تمہارے نزدیک کیا ہے۔؟" امل نے الٹا سوال پوچھا۔

"زندگی ایک عذاب ہے۔ اس میں غم ہیں صرف۔ زندگی میں خوشی نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی ہے۔ خوشی صرف ایک myth ہے۔"

www.novelsclubb.com

ماہبیر تیز تیز بولے گئی، جیسے یہ سب بولنا چاہتی ہو کافی عرصے سے۔ جیسے سوالوں کے جواب چاہتی ہو۔ مگر نہ اسے کوئی سامع میسر تھا نہ جواب دینے والا سا تھی۔ آج جب ملا تو سب کہہ دینا چاہتی تھی جیسے۔ امل نے سر اٹھا کر اسے ذرا حیرانی سے دیکھا۔ وہ جیسے ابھی تک شاک میں تھی۔ ماہبیر نے خاموش ہونے کے بعد امل کے تاثرات دیکھے تو اپنے لہجے کا اندازہ ہوا۔ اُسے حیرانی بھی ہوئی۔ وہ ماہبیر تھی۔ اپنے چہرے کے تاثرات چھپانے اور دل کی حالت پر پردہ رکھنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں ماہر تھی۔ وہ بہت کم اپنا ضبط کھویا کرتی تھی۔ کیا اس کے دل کی حالت اتنی خراب ہو گئی تھی ؟

"کیا؟" ماہبیر نے مسلسل اس کے خود کو دیکھنے پر ہلکی سی شرمندہ مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ میں بس تھوڑا حیران ہوں کہ جس ماہبیر کو میں جانتی ہوں وہ عذاب جیسے شدید الفاظ استعمال کرنا پسند نہیں کرتی تھی اور "نفرت" کے لفظ سے ہی اسے نفرت تھی۔" امل نے گہرا سانس لے کر، ہنوز اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم جس ماہبیر کو جانتی تھیں وہ چلی گئی ہے امل۔ یہ ماہبیر کوئی اور ہے۔" ماہبیر نے سامنے سمندر کو دیکھتے ہوئے کہا جیسے پہلے والی ماہبیر سمندر نے ہی چھینی ہو اس سے۔ آنکھوں سے اُداسی چھلک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ گئی نہیں ہے ماہبیر۔ وہ بس کھو گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مل جائے گی۔"

امل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ماہبیر کچھ نہیں بولی۔ وہ خاموش رہی۔ وہ کہنا چاہتی تھی کہ کھوئے ہوئے لوگوں کی واپسی ممکن نہیں ہوتی مگر کچھ نہیں کہا اس نے۔ امل نے چہرے کا رُخ سامنے کیا۔ اب وہ بھی سمندر کو دیکھ رہی تھی۔ دور سے کوئی ان دونوں کو دیکھتا تو کہتا کہ یہ

دونوں لڑکیاں سمندمیں کی لہروں میں کھوگئی ہیں۔ مگر وہ دونوں اپنی یادوں میں کھوگئی تھیں۔ خوبصورت یادیں، تلخ تجربات، توڑ دینے والے الفاظ، روح نکال دینے والی خبریں۔

"زندگی تحفہ ہے، ماہبیر۔ زندگی امید ہے۔ سب کچھ بہتر ہوجانے کی امید۔ زندگی موقع ہے۔ یہ ہر دوسرے لمحے ہمیں موقع دیتی ہے۔ جینے کا، غلطیاں سُدھارنے کا، سیکھنے کا۔ یہ ہمیں ہر دفعہ موقع دیتی ہیں۔ مگر جب ہم اس کی قدر نہیں کرتے، پھر یہ مشکل ہوجاتی ہے۔" امل نے جواب دیا۔

"زندگی بے سکون ہوتی ہے، امل۔ اس میں اندھیرا ہوتا ہے۔ یہ سکون سے جینے نہیں دیتی۔ یہ بہت مشکل ہے۔ ایک مشکل ختم نہیں ہوتی کہ دوسری شروع ہوجاتی ہے۔" ماہبیر نے کہا۔ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور آواز بھاری ہوگئی مگر بدقت خود کو سنبھالا۔ آج اس کے تاثرات بھی اس کے قابو میں نہیں تھے۔ وہ بھی بغاوت پر اتر آئے تھے جیسے۔

"زندگی بے سکون نہیں ہوتی، ماہبیر اور مشکلات ہمارا سکون نہیں چھینتی۔ زندگی کو بے سکون بنانے والے ہمارے اپنے اعمال اور فیصلے ہوتے ہیں، ہمارے اپنے گناہ اور غلطیاں ہوتی ہیں۔ زندگی میں اندھیرا ہوگا یا روشنی اس کا فیصلہ ہمارے اعمال کرتے ہیں۔ مشکلات ہمیں سکھاتی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیں، ہمیں مضبوط بناتی ہیں۔" امل نے اب کی بار جواب آسمان کو دیکھتے ہوئے دیا۔ کالا، سیاہ آسمان جس پر کہیں کہیں، چھوٹے چھوٹے تارے چمک رہے تھے۔

"کیا ہوا اگر ہم مضبوط نہ بننا چاہیں۔ کیا ہوا اگر ہم ویسے ہی رہنا چاہیں جیسے ہم ابھی ہیں؟" ماہبیر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"مضبوط بننے کی دعائیں بھی تو ہم ہی کرتے ہیں نہ، ماہبیر۔ ہماری خواہش ہوتی ہے کہ لوگ ہماری بات سنیں، ہمیں اہم جانیں، ہمارے پاس پیسہ ہو، ہمارا ایک رعب ہو کہ جہاں بھی ہم جائیں، لوگ ہمیں اہمیت دیں۔ محفل میں لوگوں کی توجہ کا مرکز ہم ہوں۔ یہ ساری خواہشات ہماری ہی ہوتی ہیں۔ پھر اگر یہ سب ہمیں چاہیے تو خود اس سب کا حقدار بھی ثابت کرنا پڑے گا۔ مشکلات کبھی کبھی اس لیے بھی آتی ہیں کہ جو خواہش ہم نے کی ہے اس کے پورا ہونے کیلیے ہم تیار رہیں۔" امل نے اس کی طرف دیکھ کر جواب دیا۔

"پھر بھی۔ زندگی کو اتنی مشکلات سے بھرپور نہیں ہونا چاہیے تھا۔" ماہبیر نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کے درمیان سے پھسلتی ریت کو دیکھتے شکایت کی۔ امل نے چہرہ سمندر کی جانب کیا۔ ساتھ ساتھ وہ ریت میں انگلیاں بھی چلاتی رہی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زندگی میں مشکلات ہمیں حرکت میں رکھنے کیلیے بھی آتی ہیں۔زندگی اگر آسان ہونے لگے تو انسان سست اور بے حس ہو جاے۔کاہل ہو جاے۔اس سے ٹھہرے پانی کی طرح بدبو آنے لگے ۔زندگی اگر مشکلات سے بلکل خالی ہو جاے تو انسان کام کرنا چھوڑ دے گا، حرکت کرنا چھوڑ دے گا۔پھر ایک وقت ایسا آے گا کہ جو کچھ اس نے زندگی کے مشکل دنوں میں بنایا ہو گا، وہ چھن جاے گا یا ختم ہو جاے گا۔اس طرح جس طرح ایک بزنس مین بہت محنت سے اپنا بزنس کرتا ہے اور اسے کامیابی کی بلندیوں پر لے جاتا ہے مگر پھر سب کچھ چھوڑ کر آرام کرنے لگتا ہے۔ آہستہ آہستہ اس کے بزنس میں لاس ہو گا،لوگ اس کی کرسی پر نظر جمائیں گیں، بزنس رائولز اس کے خلاف سازش کریں گیں اور پھر آخر میں"

امل نے چہرہ موڑ کر اس کی جانب کیا جو ابھی تک اپنے ہاتھ سے پھسلتی ریت کو دیکھ رہی تھی اور مسکرا کر بات مکمل کی۔

"اس کے کوشش نہ کرنے کے سبب اس کا سب کچھ ہاتھ سے پھسل جاے گا۔"ماہبیر کے ہاتھ سے ساری ریت پھسل گئی اور اسے خالی چھوڑ گئی۔

"تو وہ کوشش بھی تو کر سکتا ہے نہ لڑنے کی۔جب اسے ان سارے مسئلوں کا پتہ چلا تو وہ حل بھی نکال سکتا ہے۔"ماہبیر نے جواز پیش کیا۔امل مسکرائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہی تو مسئلہ ہوتا ہے، ماہبیر۔ سستی اور کاہلی آسانی سے نہیں چھوٹتی۔ خاص طور پر جب آپ کو ہر طرح کی آسائش میسر ہو جائے۔"

کچھ دیر دونوں کے درمیان خاموشی برقرار رہی جس میں دونوں ہی خیالوں میں کھوئی رہیں۔

اس خاموشی کو امل کے فون پر آتی کال کی بیل نے توڑا۔ امل نے فون پکڑا تو "بابا کالنگ" لکھا ہوا نظر آیا۔ وہ کچھ دیر سکرین کو تکتی رہی جیسے فیصلہ کر رہی ہو کہ فون اٹھائے یہ نہ اٹھائے، پھر بادل نخواستہ فون اٹھایا۔

"اسلام وعلیکم بابا۔" اس نے سلام کیا۔ آگے سے یقینی طور پر اس سے اس کی موجودگی کے بارے میں استفسار کیا گیا تھا۔

"بیچ پر آئی ہوئی ہوں ایک دوست کے ساتھ ہے۔ بابا۔" سمندر کی لہروں کو دیکھتے ہوئے کہا گیا۔

"گھر کیوں نہیں ہو اس وقت؟" آگے سے سوال کیا گیا۔

"بتایا تو ہے۔ دوست سے مل رہی ہوں، بابا" امل نے جواب دیا۔

اس کے بات کرنے کا انداز ایسا تھا کہ بات بھی نہ کرنا چاہ رہی ہو مگر والد کے ادب میں چپ ہو۔

"جی، آجاو گی تھوڑی دیر میں۔ اللہ حافظ۔"

اس نے فون بند کیا اور کچھ دیر فون کی تاریک سکرین کو تکتی رہی۔ چہرے پر عجیب سا تاثر تھا جسے ماہبیر کوئی نام نہ دے پائی۔ وہ پوچھنا چاہتی تھی مگر پھر کسی خیال کے تحت خاموش ہو گئی۔

"بابا بلا رہے ہیں گھر" امل نے فون کو دیکھتے ہوئے بتایا اور زمین سے اٹھی۔ ماہبیر بھی اس کے ساتھ اٹھی۔ دونوں نے کپڑے جھاڑے پھر امل نے کہا۔

"میں چلتی ہوں، ماہبیر۔ رات بہت ہو گئی ہے۔ پھر ملیں گیں، انشاءاللہ۔"

"ضرور کیوں نہیں۔ بہت اچھا لگا تم سے بات کر کے امل۔" ماہبیر مسکرائی اور بولی۔

"اچھا؟ مجھے لگا تم مجھ پر غصہ ہو گی۔ میں نے تمھارا می ٹائم جو خراب کیا۔" امل نے مسکراتے ہوے مصنوعی حیرانی ظاہر کی۔ کچھ دیر پہلے والی افسردہ امل اب کہیں نہیں تھی۔

"نہیں۔ بلکہ اچھا کیا جو آگئی۔" ماہبیر نے ہنستے ہوے کہا۔

امل نے اسے الوداع کہا اور پھر چلی گئی۔ ماہبیر اسے تب تک دیکھتی رہی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی۔ پھر ایک گہری سانس لی اور مڑ کر سمندر کی لہروں کو دیکھنے لگی۔ گھٹن ختم تو نہیں مگر کافی حد تک کم ہو گئی تھی۔ آج ایک عرصے بعد اس نے اتنی باتیں کیں۔ کل شوٹنگ پر جلدی جانا ہے، اب گھر جانا چاہیے۔ اس نے سوچا اور پھر گاڑی کی راہ لی۔

www.novelsclubb.com

ڈرائیو کرتے ہوئے وہ صرف ایک بات سوچ رہی تھی۔

"کیا امل اپنے باپ کو ناپسند کرتی ہے؟ یا یہ محض وہم تھا اس کا؟"

وہ جیسے ہی لاونج میں داخل ہوئی، سامنے صوفے پر ایک شخص کو براجمان پایا۔ چہرے پر موجود جھریاں اور سر پر سفید بال ان کی ادھیڑ عمر کی نشاندہی کر رہے تھے۔ سفید شلوار قمیض میں ملبوس وہ سامنے دیوار پر نصب ٹی وی پر خبریں سننے میں مگن تھے۔

"تم جانتی ہو مجھے تمہارا اتنی دیر باہر رہنا نہیں پسند، پھر کیوں ہر دفعہ تم میرے ضبط کو آزماتی ہو، امل فاطمہ؟" امل کے داخل ہوتے ہی انہوں نے ٹی وی پر نظریں جمائے، ماتھے پر بل سجائے، سخت لہجے میں پوچھا۔

"گھر میں کوئی نہیں تھا۔ مجھے یہاں پر گھبراہٹ ہونے لگی تھی اس لیے تھوڑی دیر کیلیے باہر گئی تھی۔ آئندہ خیال رکھوں گی، بابا۔" امل نے ایک نظر انہیں دیکھا جو بات کرتے ہوئے بھی خبروں میں مگن تھے، پھر تحمل کے ساتھ جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمم۔خیال رکھنا آئندہ۔مجھے تمہاری فکر رہتی ہے۔" ماتھے کے بل ہنوز ویسے ہی رکھے وہ اٹھ کھڑے ہوئے، قمیض سامنے سے درست کی اور اپنے کمرے کی راہ لی۔اب لاونج میں محض اینکر کی آوازیں گونج رہی تھیں جو چیخ چیخ کر ملکی حالات کی خبر دے رہے تھے۔

امل نے گہرا سانس لے کر اپنے ارد گرد نظر دوڑائی۔ایک عالیشان محل نظر آیا جس کی در و دیوار بہت سارے راز لیے ہوئے تھیں۔باہر سے دیکھنے والوں کو یہاں کے مکین بہت خوش قسمت لگتے تھے مگر ان رازوں میں سے یہ راز بھی امل ہی جانتی کہ ان لوگوں سے زیادہ بد قسمت کوئی نہیں مگر انہیں ابھی اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔

یہ منظر ایک نہایت پر تعیش آفس کا تھا۔آفس میں داخل ہوتے ساتھ، بلکل سامنے ایک شیشے کی دیوار ہے جو اوپر چھت تک ہے۔دروازے سے تھوڑا پیچھے کو، دائیں جانب ایک بڑا ٹیبل ہے جس پر ایک شخص نہایت انہماک سے اپنے کام میں مصروف ہے۔اس کی کرسی کچھ اس طرح ہے کہ وہ آفس میں آتے ہر شخص کو باآسانی سر اٹھا کر دیکھ سکتا ہے۔سارا آفس گہرے سبز اور بھورے رنگ کے تھیم پر پورا اترتا تھا۔ٹیبل کے بلکل سامنے ذرا فاصلے پر ایک سیٹنگ ایریا تھا۔انہماک سے کام کرتا وہ شخص، ٹوپیس میں ملبوس کوئی اٹھائیس، انتیس برس کا نوجوان تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہلکی سانولی رنگت، سیاہ بال جنہیں جیل سے سیٹ کیا گیا تھا۔ سیاہ آنکھیں لیپ ٹاپ پر جمی تھیں ۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ پیشانی کے بلوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ آخر کار اس نے لیپ ٹاپ پر ہنوز نظریں جمائے انٹر کام اٹھایا۔

"مس حنا، شہباز صاحب کو میرے آفس بھیجیں۔" سنجیدہ لہجے میں اس نے کہا۔

تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"کم ان۔" اجازت ملنے پر ایک درمیانی عمر کا شخص اندر داخل ہوا۔

"آپ نے بلایا؟ احتشام صاحب ؟" آدمی نے سوال کیا۔

"آیئے، تشریف رکھیے شہباز صاحب۔" احتشام نے مسکرا کر کہا۔ تھوڑی دیر پہلے ماتھے پر موجود بلوں کا شائبہ تک نہ تھا۔ شہباز صاحب ذرا متذبذب انداز میں بیٹھے۔

"کیسے ہیں آپ ؟" ان سے سوال کیا گیا۔

"اللہ کا شکر، ٹھیک ہوں، سر۔" شہباز صاحب نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہونا بھی چاہیے آپ کو شہباز صاحب۔آخر جس کے بینک اکاؤنٹ میں ہر مہینے اتنے پیسے جائیں وہ کیسے ٹھیک نہ ہو۔ صحیح کہا نہ میں نے؟"احتشام نے اپنی آنکھیں اس پر جما کر کہا۔لب مسکرا رہے تھے مگر آنکھوں میں ٹھنڈک تھی۔اندر تک اترتی ٹھنڈک۔

"آآپ کیا کہہ رہے ہیں، سر؟میں کچھ سمجھا نہیں۔"شہباز صاحب نے ماتھے پر آتے پسینے کو ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے جواب دیا۔احتشام نے ٹشو کا ڈبہ ان کے سامنے رکھا۔

"سمجھ تو آپ گئے ہیں، شہباز صاحب۔یہ ماتھے پر آتا پسینہ اور لہجے کی لڑکھڑاہٹ اس بات کا ثبوت ہے۔آپ کو آفس میں بلا کر پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ کی عزت بچی رہے۔اتنا اچھا تو میں ہوں نہ۔"احتشام نے محظوظ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر سر۔۔۔۔"شہباز صاحب نے کچھ کہنا چاہا مگر احتشام نے ہاتھ اٹھا کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"میں نے پچھلے سال کے اور اس سال کے سارے ریکارڈز چیک کیے ہیں۔آپ نے اس سال سٹاف کی سیلری میں ہونے والے انکریمنٹ کو خود ہڑپ کیا ہے اور اسے اپنی سیلری میں ہونے والے انکریمینٹ کے طور پر دکھایا ہے۔آپ نے کہا کہ اب اگر خالد صاحب بیمار ہوئے ہی ہیں تو کیوں نہ ان کی بیماری کا فائدہ اٹھا کر اپنی بیماری کا علاج کروں۔آخر کو دولت کی ہوس بھی ایک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بیماری ہی ہے نہ۔" احتشام نے ایک پیپر اس کے آگے کرتے ہوے کہا۔ جیسے جیسے شہباز صاحب نے پیپر پڑھا، ویسے ویسے ان کے ماتھے پر پسینے کی بہنے کی رفتار بڑھتی گئی۔

"دیکھیے احتشام صاحب، میں آپ کو اس کی وضاحت دے سکتا ہوں۔ میں نے یہ صرف۔۔"
شہباز صاحب نے بولنے کی کوشش کی مگر احتشام نے ایک دفع پھر انھیں چپ کرا دیا۔

"آپ کو کیا لگا کہ اگر میرے والد بیمار ہوے ہیں تو کمپنی کو دیکھنے والا کوئی نہیں ہے؟ میں احتشام خالد، اپنے ارد گرد موجود لوگوں پر عقاب کی نظر رکھتا ہوں۔" احتشام نے اپنے سینے پر انگلی رکھتے ہوے کہا۔ "میرے پیسے میں میں ذرا سی بھی اونچ نیچ برداشت نہیں کرتا۔" اس کے لہجے میں کاٹ کر رکھ دینے والی ٹھنڈک تھی۔

"مجھے معاف کر دیں، سر۔ آئندہ میں آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔ بس اس بار مجھے معاف کر دیں۔" شہباز صاحب نے اس کی منت کرتے ہوے کہا۔

"دوسرا موقع دینے پر مجھے یقین نہیں کیونکہ جو پہلے موقع پر ایسا کر سکتا ہے وہ دوسرے پر بھی کرے گا۔ اس لیے سزا کے طور پر آپ کے تمام بینک اکاونٹز فریز کر دیے گئے ہیں۔ آپ کے گھر میں جتنا بھی گولڈ تھا، وہ بھی اب میرے پاس ہے، اور" احتشام نے کرسی کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوے کہا۔ "اور آپ کو کمپنی سے نکالا جاتا ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مگر سر، یہ تو نہ انصافی ہے۔ آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟" شہباز صاحب نے غصے اور بے چینی کے ساتھ کہا۔

"ارے سنیں تو۔" احتشام نے محظوظ انداز میں کہا۔ "جس گھر میں آپ اور آپ کی فیملی رہ رہی ہے اس کے علاوہ جو دو گھر آپ کے پاس تھے، ان کے کاغذات بھی میرے پاس ہیں۔ اس گھر کو میں نے ابھی کیلیے چھوڑ دیا ہے۔ اتنا اچھا تو ہوں ہی میں۔ اس لیے جتنا آپ بولیں گیں، اتنا نقصان اٹھائیں گیں، شہباز صاحب۔ بہتر ہے کہ آپ اپنے کیبن میں جائیں اور چیزیں سمیٹیں، کیوں کہ اگر اگلے بیس منٹ میں آپ مجھے یہاں نظر آئیں، تو میں آپ کو سڑک پر لے آو گا خاندان سمیت کیوں کہ "احتشام نے ٹیک چھوڑی اور آگے ہو کر کہا" میں اپنی خواہش سے کم پر کبھی راضی نہیں ہوتا اور اس وقت میری خواہش یہ ہے کہ آپ اگلے بیس منٹ میں مجھے اس بلڈنگ میں نظر نہ آئیں۔"

شہباز صاحب کچھ دیر احتشام کے سامنے بیٹھے رہے، جیسے اس کی بات کو سمجھنا چاہ رہے ہوں، پھر آہستہ آہستہ کرسی سے اٹھے اور باہر کو چل دیے۔

ان کے جانے کے بعد احتشام نے انٹر کام اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی، مس حنا۔ شہباز صاحب کی مدد کریں ان کا سامان پیک کرنے میں۔ انہیں اگلے پندرہ منٹ میں کہیں بہت ضروری جانا ہے۔ بیچارے۔ بہت بڑا صدمہ لگا ہے انہیں۔" پھر حنا کے جواب کا انتظار کیے بنا انٹر کام رکھ دیا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

اووور کٹ۔

ڈائیریکٹر نے پیک اپ کا کہا تو سب اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔ کیمرا مین نے کیمراز سمیٹنے، میک آرٹسٹز اپنی کٹز اور ایکٹرز اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔

ماہیر نے شوٹنگ سے فارغ ہوتے ہی اپنا فون چیک کیا۔ کشف کا میسج آیا ہوا تھا۔ وہ اس سے کہہ رہی تھی کہ اماں کی رپورٹز آئے ہوئے دہ ہفتے ہو گئے ہیں، آ کر دیکھ جائے ایک دفعہ۔ اس نے کشف کو آج آنے کی اطلاع دی، پھر فون رکھا اور اپنی اسسٹنٹ سنبل سے پانی کی بوتل لیتے ہوئے پوچھا۔

"آج کا شیڈول پھر بتانا ذرا۔"

"آج تمہارے ٹوٹل تین شوٹز تھے جن میں سے ایک ہو گیا ہے، باقی دو رہ گئے ہیں اور elegant designs کی طرف سے بھی ایک آفر آئی ہے بلکہ آفر کیا وہ تو تمہیں ڈن کیے بیٹھے ہیں اپنی سمر کلیکشن کیلیے۔ان کا کہنا ہے کہ اس دفعہ ان کی سمر کلیکشن کی advertisements تم کرو۔" سنبل ایک درمیانے قد اور صاف رنگت والی لڑکی تھی۔ بالوں کو ہمیشہ پونی میں باندھے اور ڈوپٹہ گردن میں مفلر کی طرح لیے وہ پچھلے دو سالوں سے اس کے ساتھ تھی۔

"ہمم، ٹھیک ہے۔ تم ان کے ساتھ میٹنگ ارینج کرو۔ باقی میں خود دیکھ لوں گی کہ کرنی ہے کہ نہیں۔اور شوٹنگز کا شیڈول دیکھو، جو کینسل کرا سکتی ہو، کرا دو۔ مجھے آج کہیں جانا ہے۔ جلدی فری ہونا چاہتی ہوں" ماہبیر نے اسے ہدایت کی۔

www.novelsclubb.com

"وہ سب تو ٹھیک ہے ماہبیر مگر تم E.D کے ساتھ کام کے بارے میں سوچ کیوں رہی ہو؟ ان کے ساتھ کام کرنے کے تو خواب دیکھتی ہیں لڑکیاں، پھر اس سے تمہاری ڈیمانڈ بھی بڑھ جائے گی۔" سنبل نے تعجب کا اظہار کیا۔ان دونوں کا ریلیشن ایسا ہی تھا اور اس میں دونوں کا حصہ تھا۔ ماہبیر ہر وقت مس، مس کی گردان سننا نہیں چاہتی تھی اور سنبل کو مس کہنے میں دقت ہوتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ان کے ساتھ کام کرنے کا خواب دیکھتی ہوں گی لڑکیاں مگر میرا خواب نہیں ہے اور جہاں تک ڈیمانڈ کی بات ہے تو نہ میں بڑھانا چاہتی ہوں اور نہ مجھے اس کی ضرورت ہے۔" ماہبیر نے نظریں فون کی سکرین پر مرکوز کیے بے نیازی سے جواب دیا۔

"تم مجھے خوش نہیں لگتیں، ماہبیر۔ حالانکہ تمہارے پاس سب کچھ ہے جس کی کوئی خواہش کر سکتا ہے۔" سنبل نے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی شاگرد اپنے استاد سے سوال پوچھ رہا ہو۔

"میرے پاس سب کچھ ہے، اسی لیے خوش ہوں میں۔ تم اپنے دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالا کرو، ڈیئر۔" ماہبیر نے ایک اطمینان سے کہا اور اپنے دل کے حال کو دل تک رکھا۔ یہی تو اسے کرنا آتا تھا۔ وہ اپنے چہرے کے تاثرات چھپا کر لوگوں کو دھوکہ دینے میں ماہر تھی۔ ایسے ہی تو اسے پاکستانی انڈسٹری کا چاند نہ تھی۔

یہ منظر ایک چھوٹے مگر صاف ستھرے اور خوبصورت گھر کا تھا۔ گھر کے باہر نصب تختی پر جنید منزل درج تھا۔ بیرونی دروازے سے اندر داخل ہو تو دائیں طرف کار پورچ ہے جس میں سیاہ گاڑی کھڑی ہے۔ بائیں طرف ایک چھوٹا اور خوبصورت سا لان ہے۔ بیرونی دروازے کی سیدھ میں چلو تو تھوڑا آگے جا کر لکڑی کا ایک خوبصورت دروازہ ہے۔ دروازے سے اندر آؤ تو

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہیں ایک چھوٹی سی راہداری نظر آئے گی۔ایک سائیڈ پر جوتے رکھنے کا سٹینڈر کھا ہے۔اس کے اندر سینڈلز موجود ہیں۔دوسری طرف کچھ ان ڈور پلانٹرز رکھے ہیں۔راہداری میں آگے آو تو تمہیں ایک مناسب جسامت کا لاونج نظر آئے گا، جس کی کھڑکی باہر لان میں کھلتی ہے۔اس کے پاس ہی صوفے رکھے ہیں۔صوفے پر ایک طرف ماہبیر اور اس کے سامنے فربہہ مائل جسامت کی عمر رسیدہ خاتون بیٹھی تھیں۔ہلکے گلابی رنگ کا جوڑا زیب تن کیے، جھریوں زدہ ہاتھ میں موجود تسبیح کے دانوں کو حرکت دے رہی تھیں۔ماہبیر کے ہاتھ میں کچھ کاغذات موجود تھے جن کو نہایت توجہ اور تفکر سے پڑھ رہی تھی۔سامنے ٹیبل پر چائے کے دو کپ پڑے ہوئے تھے۔

"اماں، آپ کی رپورٹز ٹھیک نہیں ہیں۔آپ کا کولیسٹرول پہلے سے بڑھ گیا ہے اور بی پی بھی ہائے رہ رہا ہے۔کیا بات ہے اماں؟ آپ اپنا خیال کیوں نہیں رکھ رہی ہیں؟" ماہبیر نے پریشانی سے کہا۔بھورے رنگ کی کُرتی اور آف وائٹ رنگ کا پاجامہ پہنے، آنکھوں میں کاجل ڈالے وہ متفکر نظروں سے اماں کو دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں ٹھیک ہوں، ماہبیر۔ تمہیں میرے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" اماں نے جواب دیا۔ان کے انداز میں بے اعتنائی تھی، جیسے انہیں فرق نہ پڑتا ہو ماہبیر کی پریشانی سے یا اپنی صحت سے۔

اس لہجے پر اس کا دل ہمیشہ کی طرح اب بھی دکھا۔ہمیشہ کی طرح اس نے اپنے دل کو تھپکی دی اور ان سے گویا ہوئی۔

"میں نے اس مہینے ڈاکٹر سے اپائنٹمنٹ لی ہے۔آپ نے ضرور جانا ہے ادھر۔فکر نہ کریں، میں ساتھ نہیں جاوں گی۔کشف جائے گی اور میں نے اپنی ایکٹنگ کے پیسے استعمال نہیں کیے۔فری لانسنگ کر رہی ہوں آج کل۔آپ کے بلز اور میڈیسنز کے اخراجات وہی سے پورے ہو رہے ہیں۔" ماہبیر نے ان کے بولنے سے پہلے ان کے سوال کا جواب دیا۔اس کی ماں اس کی ایکٹنگ سے ملنے والے پیسے کو دیکھتی بھی نہیں تھیں۔

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا اور سر جھکا کر چائے پینے لگیں۔ماہبیر نے بھی اپنا کپ اٹھایا اور ایک سپ لیا۔وہ ٹھٹکی پھر حیرانی سے سر اٹھا کر ماں کو دیکھا جو کہیں بھی دیکھ رہی تھیں مگر اس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھیں۔ماہبیر اداسی سے مسکرائی۔آج ماں صرف اس کیلیے کچن میں گئی ہیں مطلب۔دنیا جہاں کے کھانے کھا لیے مگر ماں کے ہاتھ کے کھانے کا مزہ کہیں نہیں ملا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کشف کہاں گئی ہے؟ ابھی تک نہیں آئی؟ شام ہو گئی ہے۔" ماہبیر نے خاموشی کو توڑتے ہوئے پوچھا۔

"یونیورسٹی کے بعد ایک اکیڈمی میں پڑھانے لگی ہے اس لیے دیر سے آتی ہے۔ آنے ہی والی ہو گی۔" اماں نے جواب دیا۔

"اماں! آپ کو کیا ضرورت ہے اس کو یہ کرنے دینے کی۔ میں کر تو رہی ہوں سب کچھ۔ وہ اپنی پڑھائی پر دھیان دے صرف۔ اور آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں نہ اس نے مجھ سے ذکر کیا ہے۔" ماہبیر نے ناراضگی بھری حیرانی سے کہا۔

"وہ خود کرنا چاہ رہی تھی۔ مجھے بھی مناسب لگا اس لیے اجازت دے دی۔ تم نے پوچھا تو میں نے بتا دیا۔" اماں نے اس انداز میں جواب دیا کہ اب وہ کوئی اور سوال نہ کرے۔

ماہبیر ان کے جواب، ان کے انداز پر دلبرداشتہ ہو گئی اور خاموشی سے چائے پینے لگی۔ کچھ پل اور گزرے، گھڑی کی سوئیاں آگے کو سرکی اور کچھ یادوں کے ریلے اور بہے۔ دونوں خاموش رہیں جیسے بات کرنے کو کچھ رہ ہی نہ گیا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھر بیرونی دروازے کے کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی، پھر لکڑی کا دروازہ کھلا اور کوئی اندر آیا۔ ماہبیر نے اپنا کپ میز پر رکھا اور نوارد کو دیکھنے کیلیے مڑی۔ایک گندمی رنگت کی نوجوان لڑکی ٹی پنک کلر کی لمبی قمیض اور کھلے پائنچے والے پاجامے ملبوس راہداری سے اندر داخل ہوتی ہوئی دکھائی دی۔وہ ماہبیر کو دیکھ کر خوش گوار انداز میں مسکرائی۔

"ماہی، کیسی ہو؟ تمہیں تو بہن یاد ہی نہیں آتی نہ۔میں ہی میسج کرلوں تو کرلوں۔"

ماہبیر اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی، وہ اٹھی اور آگے بڑھ کر زور سے اپنی بہن کو گلے لگایا جیسے کوئی قیمتی چیز کھو گئی تھی جو دوبارہ ملی ہو۔وہ کچھ پل ایسے ہی رہے۔اماں پیچھے سے ان کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرائیں اور پھر چائے کو لوازمات سمیٹنے لگیں۔

"اچھا اچھا مجھے پتہ چل گیا کہ تم نے مجھے یاد کیا۔اب چھوڑ دو ورنہ میرا دم گھٹ جائے گا اور میں تمہاری بانہوں میں ہی چل بسوں گی۔" دُرے کشف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اللہ نہ کرے۔ تمہیں ایسی بکواس کہاں سے سوجھتی ہے دُرے؟" دونوں ماں بیٹی نے دہل کر اور غصے سے کشف کو دیکھتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے واہ! ماشاءاللہ! مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں اتنی قیمتی ہوں۔ہائے کہیں خوشی سے مر۔اچھا بے ہوش ہی نہ ہو جاؤں۔یہ ٹھیک ہے نہ۔"کشف نے ان دونوں کی نظروں کو دیکھتے ہوئے اپنا جملہ بدلہ۔

"اللہ ہمیشہ تمہاری حفاظت کرے۔"ماہبیر نے کشف کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آمین، ثم آمین۔"کشف نے مسکرا کر سر جھکایا اور سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔"بہت بھوک لگ رہی ہے، کھانا کھلا دیں، ممی۔"کشف نے کہا۔

اماں نے اس کے ممی کہنے پر ہنستے ہوئے کہا"جا کر ہاتھ منہ دھو آو، پھر مل کر کھاتے ہیں۔تم بیٹھی رہو، ماہبیر، میں کر لیتی ہوں سب کچھ۔"انہوں نے ماہبیر کو مدد کیلیے اٹھتا دیکھ کر نرم مگر دوٹوک انداز میں کہے گئے اس جملے نے ماہبیر کو واپس بیٹھنے پر مجبور کر دیا تھا۔کشف نے ایسے محسوس کرایا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو اور"میں آتی ہوں"کہہ کر چلی گئ۔

تھوڑی دیر بعد سب کھانا کھا کر فارغ ہو گئے۔کھانے کے بعد اماں آرام کی غرض سے اپنے کمرے میں چلی گئیں اور دونوں بہنیں کافی لے کر اوپر کشف کے کمرے کی بالکنی میں چلی گئی۔باہر رات اتر چکی تھی۔بارشوں کی وجہ سے گرمی دم توڑ چکی تھی اور ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا موسم کو اور خوش گوار بنائے ہوئی تھی۔اس موسم میں کافی کا اپنا ہی مزا ہوا کرتا ہے۔

"اور سناو، ماہبیر۔ کیسا جا رہا ہے سب۔" کشف نے ریلنگ کے ساتھ ٹیک لگاتے، ہاتھ میں کافی کا مگ پکڑے ہوئے پوچھا۔

"سب ویسا ہی ہے جیسا پہلے تھا۔ کام اچھا جا رہا ہے۔ ڈراماز کی ٹاپ ریٹنگ ہے۔ میں مزے میں ہوں۔ اور کیا چاہیے مجھے۔" ماہبیر نے وہاں کرسی پر بیٹھے ہوئے کندھے اچکا کر کہا۔ کھلے بال ہوا کے دوش پر لہرا رہے تھے۔ اس کے مقابل کشف کے بال اونچے جوڑے میں بندھے تھے۔ دونوں اپنی طرز کی خوبصورت تھیں۔

"تم خوش نہیں لگتیں مجھے۔" کشف نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا، جیسے فیصلہ نہ کر پا رہی ہو جو اس نے محسوس کیا وہ ٹھیک ہے یا جو ماہبیر نے کہا۔

ماہبیر کے گلے میں گلٹی ابھری، پھر اس نے کافی کا سپ لے کر لاپرواہی سے کہا "میں خوش ہوں ڈُرے، تم فضول میں سوچ رہی ہو۔ میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو خوش ہوتا۔"

"تم کہتی ہو تو مان لیتی ہوں۔" کشف نے کندھے اچکا کر کہا اور کافی پینے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امم، تمہیں پتہ ہے، مجھے E.D کی طرف سے شوٹ کی آفر ہوئی ہوں۔ان کی سمر کلیکشن کیلیے۔" ماہبیر نے اچانک یاد آنے پر اس کو بتایا۔وہ اپنا ملنے والا ہر پراجیکٹ اپنی بہن کو بتاتی تھی پہلے۔

"Elegant designs؟ جس کے سی ای او خالد صاحب ہیں؟" کشف نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"سی ای او کا تو مجھے نہیں پتہ۔ سنبل نے آج ہی بتایا ہے۔ تمہیں کیسے پتہ؟" ماہبیر نے پوچھا۔

"خالد انکل! یاد نہیں تمہیں۔ بابا کے بہت اچھے دوست تھے وہ۔" کشف نے اس کو یاد دلاتے ہوئے کہا۔انداز میں جوش در آیا تھا۔

"اچھا وہ!" ماہبیر نے حیرانی سے کہا۔"ان سے ملے ہوئے تو کافی ٹائم ہو گیا ہے۔وہ تو بابا کے ہوتے ہوئے بھی ہمارے گھر نہیں آتے تھے۔"

"ہاں۔آخری دو سالوں میں ان کی بابا سے کوئی ان بن ہو گئی تھی۔ پھر وہ یہاں سے چلے گئے تھے۔شائد گھر بھی بیچ دیا تھا۔" کشف نے اس کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے بتایا۔"تم

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بتاؤ پھر، تم نے کیا سوچا ہے؟ کرنا ہے کام ان کی ساتھ؟ ان کے کپڑوں کے ڈیزائنز عجیب ہوتے ہیں" کشف نے بات کو بدلتے ہوئے پوچھا۔

"عجیب مطلب revealing؟" ماہیر نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

کشف نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں نے ابھی سوچا نہیں ہے۔ان کے ڈیزائنز دیکھنے کے بعد فیصلہ کروں گی۔" ماہیر نے اس کو جواب دیا۔ پھر کافی کے کچھ اور گھونٹ بھرے۔ کپ ٹیبل پر رکھا اور کرسی پر ذرا آگے ہوئی جیسے کوئی بہت ضروری بات کہنے لگی ہو۔

"اماں کا خیال رکھا کرو۔ وہ مجھے پسند نہیں کرتیں اس لیے مجھے باتیں نہیں بتاتیں۔ تم ان کے پاس ہوتی ہو اس لیے تمہیں کہہ رہی ہوں۔" ماہیر نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"وہ تم سے بہت محبت کرتی ہیں، ماہی۔ وہ صرف ناراض ہیں تم سے، تمہارے کام کی وجہ سے۔ ورنہ وہ ہر وقت تمہیں یاد کرتی ہیں۔" کشف نے اس کو کہا۔

"اور تم؟ تم مجھ سے ناراض نہیں ہو کیا۔" ماہیر نے اس کی بات پر مایوسی سے سر جھٹکا اور ٹیبل سے کپ اٹھاتے ہوئے اس سے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔ تم میری بہن ہو اور مجھے بہت عزیز ہو۔ جہاں تک تمہارے کام کی بات ہے تو تم سمجھدار ہو۔ اپنا اچھا بُرا خود سمجھتی ہو۔ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی اس بارے میں مگر تم مجھے اپنی زندگی کے ہر مرحلے پر اپنے ساتھ پاؤ گی۔" کشف نے کافی پیتے ہوئے نہایت آرام اور سادگی سے کہا۔

ماہبیر نے مسکرا کر سر کو ذرا سا خم دیا اور کافی پینے لگی۔ کچھ لوگ زندگی میں ٹھنڈی ہوا کی مانند ہوتے ہیں۔ ان کی موجودگی، ان کی باتیں سکون دیتی ہیں۔ ماہبیر کو بھی اپنی بہن ایسی ہی لگی اس وقت۔

"مگر میں چاہوں گی کہ تم D.E کے ساتھ کام کرنے سے پہلے سوچو۔" کشف نے کافی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ماہبیر اس بات پر ذرا سا چونکی۔ کشف نے پہلے کبھی اسے اس طرح کی بات نہیں کی تھی۔ اسے بہت سی فلمز کی بھی آفر ہوئی تھی مگر کشف نے ہمیشہ اس کے فیصلے کا احترام کیا تھا۔

"تم ان کے کپڑوں کی وجہ سے کہہ رہی ہو ایسا؟" ماہبیر نے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمم؟نہ نہیں۔ایسا نہیں ہے۔بس مجھے اچھی وائبز نہیں آرہی۔ان کا بابا سے جھگڑا ہوا تھا، پھر پتہ نہیں صلح ہوئی تھی کہ نہیں"کشف نے اپنی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"وہ کافی عرصہ پہلے کا قصہ تھا، کشف۔ بابا بھی چلے گئے اور انکل بھی یقین آگے بڑھ گئے ہوں گیں۔وہ کوئی ٹین ایجرز تو تھے نہیں کہ لڑائی جھگڑے کو دل سے لگا کر بیٹھ جائیں۔بابا کے جانے سے ان کی لڑائی بھی ختم ہو گئی تھی۔اگر مجھے کام ٹھیک لگا تو میں ضرور ان کے ساتھ کام کروں گی۔میری سی وی بھی اچھی ہو جائے گی۔"ماہبیر نے اپنا کپ ٹیبل پر رکھا اور کھڑے ہوتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہمم، ٹھیک کہہ رہی ہو۔آج رات یہی رکو گی؟"کشف نے بات کو ختم کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔بس نکل رہی ہوں۔تم اپنا اچھے سے خیال رکھنا اور اماں کا بھی۔"

ماہبیر نے اس کی جاب کے بارے میں بات کرنے کا ارادہ ملتوی کیا اور اپنے پرس کی سٹریپ کو کندھے پر ڈالا۔

"ٹھیک ہے۔میں تمہیں دروازے تک چھوڑ آتی ہوں۔"کشف نے بھی ریکنگ کے ساتھ ٹیک ہٹائی اور سیدھی کھڑی ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں، تم اب آرام کرو۔ میں چلتی ہوں۔ ویسے بھی مجھے راستہ یاد ہے۔" ماہبیر نے مسکرا کا کہا۔ کشف نے اثبات میں سر ہلایا اور ماہبیر کی کرسی پر بیٹھ کر فون استعمال کرنے لگی۔

ماہبیر نیچے اتری۔ اماں کے کمرے کا دروازہ کھول کر انہیں دیکھا تو وہ آرام سے سوئی ہوئی تھیں۔ کچھ دیر انہیں دیکھتی رہی، کچھ دیر سوچتی رہی پھر سر جھٹک کر سوچوں کو خیر باد کہا اور دروازہ احتیاط سے بند کر کے چلی گئی۔

اس کے جانے کے کچھ دیر بعد کشف کو اپنے کمرے کا دروازہ کے کھلنے کی آواز آئی۔ کوئی اندر داخل ہوا اور چلتا ہوا کشف کی بالکنی تک آیا۔ پھر اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ کشف اپنے فون میں مصروف رہی۔

"کیسی ہے وہ؟" سامنے بیٹھے وجود نے پوچھا۔ لہجہ متفکر تھا۔

"آپ کے سامنے ہی تھی، اماں۔ آپ سے مل کر گئی ہے۔ پوچھ لینا تھا اس سے۔" کشف نے فون پر ٹائپنگ کرتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ ٹھیک تو ہے نہ؟" انہوں نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔ لہجہ ہنوز فکر لیے ہوئے تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پتہ نہیں اماں۔میں نے اس سے پوچھا کہ وہ کیسی ہے تو اس نے کہا کہ خوش ہے۔اور اسے کیا چاہیے زندگی میں۔"کشف نے گہرا سانس لے کر فون رکھتے ہوئے کہا۔

"اور تم نے مان لیا؟"اماں کو جیسے دکھ ہوا تھا۔

"اماں،وہ میری بہن ہے۔چاہے وہ سو سال بھی مجھ سے دور رہے،اس کو بھول نہیں سکتی۔ابھی تو پانچ سال ہوئے ہیں۔میں اس کا ہر انداز پہچانتی ہوں۔اس نے مجھے ٹھیک سے نہیں بتایا تو میں نے بھی زیادہ نہیں کریدا۔"کشف نے سادگی سے جواب دیا۔

"آپ اس سے خود کیوں نہیں پوچھ لیتی ہیں۔"اس نے سوال کیا۔

"میں چاہتی ہوں کہ وہ یہ کام چھوڑ دے۔اس کے بابا زندہ ہوتے تو وہ ایسا کبھی نہ ہونے دیتے۔ میں اس سے خود نہیں پوچھ سکتی کیوں کہ ہمارے درمیان بہت فاصلے آ گئے ہیں۔"اماں نے کہا۔ان کے لہجے میں دکھ بھی تھا اور بیٹی سے کھل کر بات کرنے کی آرزو بھی۔افسوس،نہ دکھ ختم ہو سکتے ہیں نہ آرزویں جان چھوڑتی ہیں۔فضول!جب پورا ہی نہیں ہونا ہوتا تو آتیں کیوں ہیں بھلا؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بابا زندہ ہوتے تو کچھ بھی ایسا نہ ہوتا اماں۔ کاش وہ ہمارے ساتھ ہوتے۔" کشف نے بے اختیار ایک خواہش کی۔

"کاش، ایسا ہوتا۔" اماں نے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"اماں، ماہی کو خالد انکل کی کمپنی سے شوٹ کی آفر ہوئی ہے۔" کشف نے انہیں بتایا تو ان کی آنکھوں میں ناسمجھی ابھری پھر کچھ سمجھتے ہوئے پوچھا۔

"خالد بھائی؟ تمہارے بابا کے دوست؟"

"جی، وہی ہیں۔" کشف نے ان کی بات کی تصدیق کی۔

"مگر کشف ان کے ڈیزائنز میں نے دیکھے ہوئے ہیں۔ نہایت واہیات قسم کے کپڑے بناتے ہیں وہ تو۔ اب کیا ماہبیر ان کپڑوں کو پہن کر تصویریں کھنچوائے گی؟" پریشانی اور غصے بھرے لہجے میں اماں نے اپنی بات مکمل کی۔

"ماہبیر نے کہا ہے کہ پہلے وہ ان کے ڈیزائنز دیکھے گی، پھر فیصلہ کرے گی کہ ان کی آفر کو قبول کرنا ہے یا نہیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مگر مجھے فکر ہے اس کی، کشف۔ یہ شوبز کی دنیا باہر والوں کو بہت جادوئی لگتی ہے۔ اس کی چمک دمک اور رنگینیاں دیکھ کر بہت سے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ بچپن سے پڑھتے آئے ہیں کہ ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی مگر پھر بھی اس قوم کی نوجوان نسل کی عقل میں یہ بات ابھی تک نہیں پڑی۔" اماں نے تاسف سے بولا۔

"اماں، ماہبیر ایسی نہیں ہے۔ وہ اپنی حدود جانتی ہے۔ مجھے یقین ہے، اگر کپڑے قابل اعتراض ہوئے تو وہ منع کر دے گی۔ ابھی وہ پیسے اور شہرت کے پیچھے اتنی پاگل نہیں ہوئی، اور نہ آگے ہو گی۔" کشف نے اپنی بہن کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"وہ ایسی بھی نہیں تھی جیسی اب بن گئی ہے، کشف۔ وہ اپنی حدود کو ہر گزرتے دن کے ساتھ کھینچ رہی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ انہیں توڑ نہ دے۔ بیٹا، یہ پیسہ اور شہرت ہے ہی ایسی چیز۔ انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا اور کب یہ اس کا دین ایمان بدل دیتے ہیں۔ اللہ بس میری بچی کو اپنی امان میں رکھے۔ آمین۔" اماں نے کہا اور پھر اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کے اٹھ کھڑی ہوئیں۔ جاتے جاتے وہ کشف سے کہہ کر گئیں۔

"تم بھی اب اٹھ جاؤ یہاں سے۔ اکیلی لڑکی رات کے اس پہر بالکنی میں بیٹھی اچھی نہیں لگتی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اماں، مجھے ایک ہی دفعہ بتا دیں لڑکیاں کیا کرتی اچھی لگتیں ہیں۔" وہ جو ماہبیر کے بارے میں کسی سوچ میں گم تھی اماں کی اس نصیحت پر جھنجھلا کر بولی۔ اماں نے اس کی بات کو سنا ان سنا کر دیا اور اندر چل دیں۔

اگلے دن، ایک ڈرامے کی شوٹ سے فارغ ہونے کے بعد ماہبیر گھر کیلیے نکل رہی تھی تو سنبل کو باہر کھڑے پایا۔ دوپہر کا وقت تھا اور دھوپ تیز تھی۔ وہ شاید کسی کا انتظار کر رہی تھی۔

"کس کا انتظار کر رہی ہو، سنبل؟" ماہبیر نے گاڑی اس کے ساتھ روکتے ہوئے پوچھا۔

"گاڑی دی تھی ٹھیک کرانے کیلیے۔ مکینک کو کال کر رہی ہوں گاڑی لانے کیلیے مگر کال ہی نہیں اٹھا رہا۔" سنبل نے سر پر ہاتھ پھیلاتے ہوئے جھنجھلا کر کہا۔

"آ جاو، میں چھوڑ دیتی ہوں تمہیں گھر۔" ماہبیر نے ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ والا دروازہ کھولتے ہوئے آفر کی۔

"نہیں، میں یہاں سے کوئی رائیڈ دیکھ لیتی ہوں۔" سنبل نے کہا

www.novelsclubb.com

"رائیڈ کو آنے میں ٹائم لگے گا، سنبل۔ تم آکر بیٹھو گاڑی میں۔" ماہیر نے اس کو اصرار کرتے ہوئے کہا۔ سنبل نے اثبات میں سر ہلایا اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔

گاڑی مین روڈ پر لے جاتے ہوئے ماہیر نے اس کا ایڈریس پوچھا تو سنبل نے اس کو میپ پر ایک کالونی کی لوکیشن بتائی۔

"ہمم۔ یہ میری کالونی سے زیادہ دور تو نہیں ہے۔" ماہیر نے فون پر لوکیشن دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا گھر بھی اسی کالونی میں ہے" سنبل نے حیرانی سے پوچھا۔

"میرا نہیں، میری امی کا گھر ہے یہاں۔" ماہیر نے بتایا۔

"اچھا۔" سنبل نے زیادہ نہیں پوچھا۔ اسے کچھ اور پوچھنے کی جلدی تھی جیسے۔

"تو پھر کیا فیصلہ کیا تم نے، ماہیر؟ E.D کے ساتھ کام کرنا ہے؟"

"ایک دفعہ ان سے مل لوں، ان کے ڈیزائنز دیکھ لوں، پھر کچھ فائنل کروں گی۔" ماہیر نے جواب دیا۔

"بات ہوئی ہے میری ان سے۔ انہوں نے اس بدھ کا ٹائم دیا ہے۔ آج پیر ہے۔" سنبل نے اس کا اگلے دن کا شیڈول فائنل کرتے ہوئے بتایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مطلب انہوں نے ٹائم دیا ہے؟ تم نے خود کوئی ڈیٹ نہیں دی تھی کیا؟" ماہبیر نے گاڑی اشارے پر روکتے، ماتھے پر بل لاتے ہوئے پوچھا۔

"آ آ نہیں۔ میں نے ان کو بتایا کہ تم ایک دفعہ ملنا چاہتی ہو تو انھوں نے کہا کہ آپ بُدھ کو آجائیے گا۔" سنبل نے فون سے سر اوپر اٹھا کر سامنے دیکھتے ہوئے، نا سمجھی کے عالم میں بتایا۔

"ٹھیک ہے مگر اگلی دفعہ سے تم جس کے ساتھ بھی میری میٹنگ ارینج کرو، خود ڈیٹ اور ٹائم بتانا۔ وہ اگر مجھ سے ملنا چاہتے ہیں تو میرے طے کیے گئے وقت کے مطابق ملیں گیں مجھ سے۔" ماہبیر نے نہایت سنجیدگی سے سنبل کو کہا۔ سنبل نے جواباً خاموشی سے سر اثبات میں ہلایا۔ البتہ اس کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار واضع تھے جنہیں ماہبیر نے نظر انداز کیا۔

اشارہ کھل گیا تھا، گاڑیاں آگے بڑھنے لگیں تو ماہبیر نے بھی اپنی گاڑی کو حرکت دی اور آگے بڑھایا۔

"اس کمپنی کے بارے میں تو بتاو۔ کچھ سرچ کیا اس کو تم نے؟" ماہبیر نے پوچھا۔ بابا کے دوست کی کمپنی ہے یہ تو پتہ تھا اس کو مگر پروفیشنل نظر سے دیکھنا بھی ضروری تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

" E.D پاکستان کی نامور ٹیکٹائل انڈسٹریز میں سے ایک ہے۔ان کے ڈیزائنز کو بہت زیادہ پسند کیا جاتا ہے پاکستان کی ایلیٹ کلاس میں اور یہ کافی مہنگے بھی ہوتے ہیں۔اس کمپنی کے اونر خالد فاروقی صاحب تھے۔" سنبل نے ایسے بتایا جیسے بچے رٹا رٹایا سبق سناتے ہیں۔

"مالک تھے کا کیا مطلب ہے؟اب نہیں رہے کیا وہ؟"ماہبیر نے پوچھا۔

"خرابئِ صحت کی وجہ سے حال ہی میں انہوں نے کمپنی اپنے بیٹے احتشام فاروقی کے حوالے کی ہے،جو اپنا نام احتشام خالد بتانا زیادہ پسند کرتا ہے۔وہ ساری زندگی باہر رہا ہے۔حال ہی میں کمپنی کیلیے واپس آیا ہے۔تمہیں پتہ تو ہے ان بزنس مین کا۔خالص شاہی وراثتی نظام چلتا ہے ان میں۔جیسے تخت باپ سے بیٹے کے پاس جاتا تھا اسی طرح بزنس بھی جاتا ہے۔" سنبل نے بتایا۔

"ہمم۔ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔"ماہبیر نے ایک موڑ کاٹتے ہوئے کہا۔"ہم کالونی میں داخل ہو گئے ہیں۔اب بتاو،کہاں جانا ہے؟"

"بس آگے ادھر اس سٹریٹ کے پاس اتار دو۔میں چلی جاوں گی۔" سنبل نے کہا۔

ماہبیر نے اثبات میں سر ہلایا اور گلی کے پاس گاڑی روک دی۔سنبل نے گاڑی سے اتری اور دروازہ بند کر کے کھڑکی پر جھک کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تمہیں ضرور اندر آنے کی دعوت دیتی مگر ماما کے کچھ گیسٹز آئے ہوئے ہیں اور گھر کا بھی انہوں نے یقینی طور پر بُرا حال کر رکھا ہو گا" سنبل نے ایک معذرت خواہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"کوئی بات نہیں، سنبل۔ مجھے ویسے بھی آگے کہیں جانا ہے۔" ماہبیر نے مسکرا کر کہا۔

"لفٹ دینے کا شکریہ، ماہبیر۔" سنبل نے شکریہ ادا کیا اور چلی گئی۔ ماہبیر نے بھی گاڑی موڑی اور اپنی اگلی منزل کی طرف گامزن ہوئی۔

کراچی کی کالونی، "سن رائز ولاز" کے تمام گھروں میں یہ سب سے خوبصورت اور قیمتی گھر تھا۔ اس کا بیرونی دروازہ سیاہ رنگ کے جالی دار ڈیزائن کا تھا۔ اس درواز کو پار کرو تو ایک وسیع باغ تمہیں دکھائی دے گا جہاں پر انواع و اقسام کے پھول اس کی خوبصورتی کی وجہ تھے، وہی باغ کے عین بیچ میں ایک بڑا فوارہ اس کے حسن میں اضافے کا باعث تھا۔ اب اگر تم اس باغ کی خوبصورتی سے نظریں ہٹا پاو تو اس باغ کو پار کر کے ایک بڑے دروازے کے سامنے آ کر رکو گے۔ دروازہ خالص ترکش سجاوٹ لیے ہوئے تھا۔ اس کے دونوں اطراف میں خوبصورت پھولوں کی بیلیں اوپر تک جا رہی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہاں سے اندر داخل ہو تو ایک چھوٹا مگر خوبصورت صحن موجود ہے جہاں سے ایک راستہ سامنے سیڑھیوں کی طرف اور دوسرا راستہ دائیں جانب لاؤنج کی طرف لے جاتا ہے۔ لانج میں آؤ تو وہ اپنی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا۔ ہر چیز اپنے مالک کے ذوق کا منھ بولتا ثبوت تھی۔ اس سے پہلے کہ تم اس کی سجاوٹ پر توجہ دے پاو، دو لڑکیوں کی ہنسنے اور بات کرنے کی آوازیں سنائی دیں گیں تمہیں۔

"پھر میں بریانی کا ڈبہ لے کر وہاں سے اٹھ کر اندر سیڑھیوں میں جا کر بیٹھ گئی تھی۔" امل نے ہنستے ہوئے کہا۔ سامنے بیٹھی ماہبیر بھی منھ پر ہاتھ رکھ کر ہنس رہی تھی۔

"او، امل۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم بلیوں سے اتنا ڈرتی تھیں ورنہ میں پکڑتی ہی نہ اسے۔" ماہبیر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ ماہبیر کو بلی نظر آئے اور وہ اسے پکڑے ہی نہ؟ نہ نہ نہ۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔" امل نے مصنوعی حیرانی ظاہر کر کے ہنستے ہوئے کہا۔ ماہبیر بھی ہنس پڑی۔ پھر اپنی چائے میں چمچ ہلایا اور اطراف میں دیکھنے لگی۔

"میں نہیں جانتی تھی کہ تمہارا گھر اتنا خوبصورت ہے۔" ماہبیر نے لاونج کو دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں، بس گھر ہی خوبصورت ہے۔" امل نے بھی سر اٹھا کر اطراف میں دیکھتے ہوئے بڑبڑائی۔

"ہاں؟ کیا کہا تم نے؟" ماہبیر نے ناسمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ تم بتاو۔ گھر میں سب کیسے ہیں؟ آنٹی، درے کشف؟" امل نے پوچھا۔

"ٹھیک ہیں سب۔ کل ہی مل کر آئی ہوں ان سے۔" ماہبیر نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟ مل کر آئی ہو۔ تم ساتھ نہیں رہتی ان کے؟" امل نے اچنبھے سے پوچھا۔

"نہیں۔ اماں کو میرا یہ کام پسند نہیں ہے اور گھر میں کام سے ریلیٹڈ کچھ لوگوں نے آنا ہوتا ہے تو کبھی کچھ دوستوں نے، اس لیے پھر میں نے ایک الگ گھر لے لیا۔" ماہبیر نے کپ رکھتے ہوئے عام سے انداز میں کہا۔

"اور کشف کا کیا خیال ہے؟"

"کچھ بھی نہیں۔ اس نے ہمیشہ میرے فیصلوں کا احترام کیا ہے، اس لیے ہم پہلے کی طرح کی بات کرتے ہیں" ماہبیر نے مسکرا کر بتایا۔

"اچھی بات ہے یہ۔" امل نے مسکرا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا، اب میں نکلتی ہوں۔" چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اتنی جلدی، ماہبیر؟ ابھی تو تم آئی تھیں۔" امل نے بھی اس کے ساتھ اٹھتے ہوئے کہا۔ چہرے پر اداسی چھا گئی۔

"اتنی جلدی کہاں؟ مجھے یہاں آئے پانچ گھنٹے ہو گئے ہیں لڑکی۔ پھر ملیں گیں نہ ہم۔" ماہبیر نے اپنی کلائی میں بندھی گھڑی کو دیکھتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"تمہارے اس "لڑکی" کہنے کو بہت مس کیا تھا میں نے۔ ٹھیک ہے۔ دھیان سے جانا۔" امل نے اس سے مسکرا کر کہا۔ ماہبیر نے صوفے سے اپنا پرس اٹھایا، اسے کندھے پر ڈالا اور امل کے گلے ملی۔ دونوں الگ ہوئے تو امل نے کہا

"آو، تمہیں میں دروازے تک چھوڑ آوں۔"

"نہیں، اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں چلی جاوں گی۔" ماہبیر نے اس سے مسکرا کر کہا اور لاونج سے باہر صحن میں آ گئی۔ امل نے بھی مسکرا کر اس کی خواہش کا احترام کیا اور ملازمہ کو آواز دے کر چیزیں اٹھانے کو کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

ماہبیر باہر آئی تو شام اتر چکی تھی۔ روشنی رخصت ہو گئی تھی اور ستارے نکلنے کی تیاری کر رہے تھے۔ اس نے اپنا موبائل آن کیا اور چیٹ دیکھتے ہوئے آگے بڑھنے لگی۔ چلتے ہوئے اچانک سامنے سے کوئی آیا اور تصادم کے باعث ماہبیر کا فون ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر جا گرا۔ اس نے جھک کر فون اٹھایا تو سکرین اپنے گرائے جانے کا ثبوت تیار کر کے بیٹھی تھی۔ اتنا بڑا کریک دیکھ کر ماہبیر کا مارے غصے منھ کھل کر رہ گیا۔ اس نے غصیلی نظریں اوپر اٹھائی تو سامنے ایک خوبرو مرد اکتائی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ حلیے سے اسی محل کا باسی لگتا تھا۔ ہلکی سانولی رنگت، سیاہ بال جنہیں جیل سے سیٹ کیا گیا تھا۔ بدن پر موجود لباس، کلائی کی گھڑی اور پیروں کے جوتے، اپنے برینڈ یافتہ ہونے کا ثبوت دے رہے تھے۔

"محترمہ، ایسا بھی کیا کام پڑ گیا کہ سامنے دیکھنا بھول گئیں آپ؟" لہجہ اکتاہٹ سے لبریز تھا جیسے وہ دنیا سے ہی بیزار ہو۔

"مجھے تو پھر بھی کام تھا۔ آپ کس لیلیٰ کے خیالوں میں تھے کہ سامنے آتے بندے کو نہیں دیکھا۔" عام طور پر وہ بحث نہیں کرتی تھی مگر سکرینچ کا دکھ اتنا تھا کہ جو منھ میں آیا بول دیا۔

سامنے کھڑے مرد نے ابرو اچکائی جیسے کہہ رہا ہو "واقعی محترمہ؟"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے لگتا ہے کہ آپ امل کی مہمان ہیں۔گھر آئے مہمان کو لہجہ نرم اور چہرے پر مسکراہٹ رکھنی چاہیے۔کسی نے آپ کو بتایا نہیں؟"سامنے سے طنز کا تیر پھینکا گیا۔ماہبیر کا پارہ اوپر چڑھنے لگا۔آج تک کسی نے اس سے اس طرح بات نہیں کی تھی۔

"اور آدابِ میز بانی بھی ہوتے ہیں کچھ۔سیکھ لیں۔اچھے رہے گیں۔"ماہبیر نے اسے بولا اور جلدی سے آگے بڑھ کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔گارڈ نے دروازہ کھولا اور وہ باہر نکل گئی۔اس مرد نے پیچھے مڑ کر اسے جاتے دیکھا۔"ہمم، محترمہ کافی دلچسپ ہیں۔"اس نے سوچا اور اپنے محل میں داخل ہو گیا۔

منگل کا دن روزمرہ کے کاموں میں گزر گیا۔بُدھ کا سورج چڑھا اور کراچی کے لوگ تلاشِ معاش کے سلسلے میں پھر نکل کھڑے ہوئے۔سورج کی کرنوں نے اُمید دلائی اور اسی اُمید کے سہارے لوگوں نے پھر سے مشقت شروع کر دی۔یہی کرنیں E.D کی عمارت پر بھی پڑیں۔داخلی دروازہ شیشے کا تھا جس کے دائیں بائیں دو گارڈز کھڑے تھے۔دروازہ پار کرو تو بلکل سامنے ریسیپشن تھا جس پر موجود لڑکی کمپیوٹر پر کام کرنے پر مصروف تھی۔یہاں سے دائیں جانب مڑو تو تم ایک چھوٹے سے ہال میں داخل ہو گے جس میں بھی ایک تعداد کام میں مصرف

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ملے گی۔ہال کے آخر میں سیڑھیاں اوپر کو جاتی نظر آئیں گیں۔اوپر آ و تو ایک راہداری ہے جس کے دائیں بائیں کیبنز بنے ہوئے ہیں۔انہی میں سے ایک کیبن میں داخل ہو تو تمہیں میز کے ایک طرف رکھی گئی کرسیوں میں سے ایک پر ماہبیر بیٹھی دکھائی دے گی۔گہرے سبز رنگ کی برانڈڈ کُرتی پہنے اور سیاہ لمبے بالوں کو اوپر سے باندھ کر نیچے سے کھول رکھا تھا۔آنکھیں ہاتھ میں تھامے کنٹریکٹ پر تھیں اور کان ٹیبل کی دوسری جانب بیٹھی ماریہ کی بات سن رہے تھے،جو کہ پینتیس سال کی ایک بھاری بھرکم جسامت والی خاتون تھیں۔

"جیسا کہ آپ دیکھ سکتی ہیں مس ماہبیر،چونکہ آپ revealing ڈریسز نہیں پسند کرتیں،اس لیے ہم نے casual wear اور wedding dresses کو سیلیکٹ کیا ہے آپ کیلیے۔اس کانٹریکٹ میں بھی آپ کو انہی دو قسم کے ڈریسسز کی شوٹ کیلیے ہائر کیا جارہا ہے۔"ماریہ اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے میں گھسائے،ٹیبل پر رکھے پرجوش انداز میں بتا رہی تھی۔

"وہ سب ٹھیک ہے مگر میں ایک دفعہ آپ کی واڈروب بھی دیکھنا چاہوں گی۔"ماہبیر نے کنٹریکٹ کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے مطالبہ کیا۔

"کیا یہ ضروری ہے،مس ماہبیر؟'ماریہ نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی، مس ماریہ۔ یہ ضروری ہے۔اور کیا یہ آپ کی کمپنی کی پالیسی نہیں کہ ماڈلز کو ہائر کرنے سے پہلے ان کو واڈروب دیکھادی جائے تاکہ وہ بعد میں اعتراض نہ کر سکیں؟"ماہبیر نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"جی، ہے تو سہی مگر۔۔"

"تو بس پھر ٹھیک ہے۔میں آپ کی واڈروب پہلے دیکھوں گی۔اگر مجھے سب کچھ اپنے معیار اور اصولوں کے مطابق لگا تو کنٹریکٹ سائن کردوں گی۔"ماہبیر نے بات کاٹ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مس ماہبیر۔آپ آیئے میرے ساتھ۔"ماریہ نے بھی ہار مانتے ہوئے کہا۔ماریہ آگے بڑھی اور ماہبیر اس کے ساتھ چل دی۔وہ ماہبیر کو لے کر نیچے آئی اور ریسیپشن کے بائیں جانب مڑ کر دوسرے دروازے میں داخل ہوئی۔ اندر داخل ہوتے ساتھ ماہبیر کو جو نظر آیا وہ مختلف قسم کے کپڑوں کی بھرمار تھی جو گارمنٹ سٹینڈ پر لٹکے ہوئے تھے۔کمرہ خاصا بڑا تھا اور دو تین آدمی کپڑوں کو ترتیب سے رکھنے پہ مامور تھے۔جب ماہبیر کپڑوں کو دیکھ رہی تھی تب ماریہ نے ایک ورکر سے کہہ کر ایک سٹینڈ لانے کو کہا۔

"یہ لیجیے مس ماہبیر۔آپ ان کو ایک نظر دیکھ لیں جب تک میں دوسرا اسٹینڈ نکلواتی ہوں۔" ماریہ نے کہا اور آگے چل دی۔

ماہبیر کپڑوں کو دیکھنے لگی۔وہ سب casual wear تھے۔کچھ لمبی شرٹس تھیں تو کچھ گھٹنوں تک تھیں۔کچھ ہاف سلیوز تھیں اور کچھ سلیولیس تھیں۔ماہبیر کی نظر میں ان میں کچھ بھی قابلِ اعتراض نہ تھا۔وہ ایک ایک کر کے ہینگرز کو آگے کر رہی تھی۔

ماریہ کے آنے تک وہ سارے کپڑے دیکھ چکی تھی۔ماریہ دوسرا اسٹینڈ لے کر آئی تو وہ بھی سب ٹھیک تھے۔لہنگے،شرارے،ساڑھیاں۔ابھی وہ دیکھ ہی رہی تھی کہ اُسے اپنے پیچھے کسی کی آواز سنائی دی۔

"مس ماریہ،آپ نے شوٹ کیلیے ماڈل سلیکٹ کر لی ہیں۔ہم نے اگلے ہفتے شروع کرنا ہے سب۔" جانی پہچانی آواز سن کر ماہبیر پیچھے مڑی تو اس کو حیرت کا جھٹکا لگا۔سامنے وہی شخص کھڑا تھا جس سے تصادم کے باعث اس کا فون زخمی ہوا تھا۔

"آپ؟آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا۔سامنے والا بھی اس کو دیکھ کر کافی حیران ہوا۔ماریہ کبھی ماہبیر کو دیکھتی تو کبھی اپنے باس کو جیسے صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ سوال مجھے آپ سے پوچھنا چاہیے، محترمہ۔ پر سو آپ میرے گھر تھیں اور آج آپ میری کمپنی میں ہیں۔ میں کیا سمجھوں کہ آپ مجھے سٹاک کر رہی ہیں؟" سامنے والے نے ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے پوچھا۔ البتہ اس کے چہرے سے کہیں نہیں لگتا تھا کہ وہ غصے یا کوفت میں مبتلا ہوا تھا۔

"سر، یہ مس ماہبیر ہیں۔ ہم نے ان کو ہائر کیا ہے ویڈنگ ڈریسسز اور سمر کلیکشن کیلیے۔" ماہبیر کی بجائے، ماریہ نے جواب دیا۔

"ہمم۔ ٹھیک ہے۔" اس نے نظروں کا زاویہ بدلے بنا جواب دیا پھر ماہبیر کے سوالیہ تاثرات دیکھ کر بولا۔ "میں آپ کو اپنا تعارف کرائے دیتا ہوں۔ میں احتشام خالد ہوں۔ اس کمپنی کا سی ای او اور آپ میرے انڈر کام کریں گیں۔" اس نے محظوظ ہو کر جواب دیا۔

"امل، آپ کی بہن ہے؟" ماہبیر نے سوال کیا۔ احتشام نے سر اثبات میں ہلایا پھر گھڑی پر ایک نظر ڈال کر بولا۔

"مجھے ابھی ایک میٹنگ کیلیے جانا ہے ورنہ میں ضرور آپ سے بات چیت کرتا، مس ماہبیر۔ سی یو سون۔" مسکرا کر کہا اور پھر چل دیا۔

www.novelsclubb.com

پیچھے ماہبیر کا چہرہ ایسا ہو گیا جیسے ابھی کوئی کڑوی چیز نگلی ہو۔ اگر اس نے ڈریسسز کے اس کی پسند کے مطابق ہونے پر کام کرنے کی بات نہ کی ہوتی تو وہ ضرور انکار کر دیتی۔ اسے یہ انسان بلکل پسند نہیں آیا تھا مگر اب کیا کیا جا سکتا تھا۔ اپنی زبان کا پاس بھی تو رکھنا تھا۔

"مس ماہبیر، کیا اب ہم کانٹیکریکٹ سائن کر لیں۔ آپ نے باس کو سن ہی لیا ہے کہ اگلے ہفتے سے کام شرع کرنا ہے۔" ماریہ نے اس کی توجہ کنٹریکٹ کی طرف دلائی۔

"ہمم۔ چلیں۔" ماہبیر نے کہا اور دونوں ماریہ کے کیبن کی طرف چل دیں۔ کیبن میں جا کر اس نے کانٹریکٹ ایک دفعہ اور پڑھا پھر سائن کر دیے۔

"آپ کی شوٹ کی ٹائمنگز میں آپ کی اسسٹنٹ کو سینڈ کر دوں گی۔" ماریہ نے پیپرز سنبھاتے ہوئے کہا۔ اس نے کچھ اور پوچھنے کیلیے منھ کھولا ہی تھا مگر ماہبیر اسے دیکھے بنا محض سر ہلا کر چل دی۔ پیچھے سے ماریہ نے سر جھٹکا اور پیپرز سنبھالتے ہوئے ایک بات پر الجھ گئی۔ باس نے کبھی اس سے اپ ڈیٹ نہیں لی پھر آج کیوں اس سے پوچھا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہبیر کے جانے کے بعد احتشام نے اپنی سیکریٹری حنا کو اپنے آفس بلایا۔ بالوں کا اونچا جوڑا بنائے، چہرے پر گول چشمہ ٹکائے وہ اپنے باس کے سامنے کھڑی، اگلے حکم کی منتظر نظر آتی تھی۔

"مس حنا، مجھے اس سیزن کیلیے ہائر کیے جانے والی ہر ماڈل کا مکمل بائیو ڈیٹا چاہیے۔" احتشام نے اسے دیکھے بنا لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کرتے ہوئے کہا۔

"مگر سر وہ تو آپ کو ماڈلز کے کنٹریکٹ سائن کرنے سے پہلے ہی دیا جا چکا ہے۔" حنا نے اچنبھے سے کہا۔

"وہ ان کے کیریر کا ڈیٹا ہے۔ مجھے ان کی فیملی، ان کے تعلقات سب کے بارے میں جاننا ہے۔" احتشام نے کی بورڈ پر ٹائپنگ کرتے ہوئے کہا۔ "کل دو بجے سے پہلے یہ ساری معلومات میری ٹیبل پر ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"مگر، سر۔ میں کیسے؟" حنا نے پریشانی بھرے لہجے میں پوچھنا چاہا۔ احتشام نے لیپ ٹاپ کی سکرین گرائی اور ہاتھوں کو ایک دوسرے کے اندر گھسا کر حنا کو دیکھنے لگا۔

"مس حنا، مجھ سے یہ مت پوچھیئے کہ یہ کام آپ کیسے کریں گیں۔ میں نے ایک کام آپ کو دیا ہے اور مجھے یہ کام کل تک چاہیے۔ ویسے بھی آپ ہیکنگ کرنے میں اچھی ہیں۔ مجھے کچھ دن پہلے

ہی خبر ملی ہے کہ آپ نے اپنے ایکس کا اکاؤنٹ ہیک کیا ہے؟"اس نے ابرو اچکا کر اپنی بات مکمل کی۔

"سر، یہ پرسنل تھا۔" شاک، غصہ اور بے بسی ایک ساتھ حاوی ہوا تھا اس پر۔ چہرہ سرخ ہو گیا اور ہاتھ کی مٹھی بنا کر زور سے بند کی اور اسے اپنی کمر کے پیچھے چھپا لیا۔ جو بھی تھا، سامنے بیٹھا انسان اس کا باس تھا اور ایک لمحے میں اسے سڑک پر لانے کی طاقت رکھتا تھا۔ کہانہ، غصہ اور بے بسی۔

"تو مس حنا، زندگی کا ایک اصول یاد رکھیں کہ جب آپ کسی دوسرے کے پرسنلز میں مخل ہونے لگیں تو اپنے پرسنلز میں بھی مداخلت کیلیے تیار رہیں۔ چونکہ آپ یہ اصول توڑ چکی ہیں اور دوبارہ توڑنے کیلیے آپ کی انگلیاں بے تاب ہوں گیں۔ اس لیے یہ کام آپ کریں گیں۔" پھر ذرا توقف کے بعد دوبارہ بولا۔ "ویسے تو میں یہ کام اپنے لڑکے سے بھی کروا سکتا ہوں مگر آپ کی صلاحیت دیکھنا چاہتا ہوں اس لیے یہ کام کل تک ہو جائے۔" بڑی عزت سے سامنے والے کو بے عزت کرنے کا طریقہ کوئی احتشام خالد سے سیکھے جو اپنے کام میں دوبارہ مصروف ہو گیا۔ یہ ایک اشارہ تھا کہ اب وہ جا سکتی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حنا نے بے بسی سے ادھر ادھر دیکھا۔اس کو مسئلہ ہیکنگ سے نہیں تھا۔اس کو مسئلہ اپنے پر سنلز کے یوں منظر عام پر آنے سے تھا۔اگر احتشام یہ ایک بات جانتا ہے تو یقین وہ اس کے بارے میں اور بھی بہت کچھ جانتا ہو گا۔اسے معلوم تھا کہ ایکس والی بات محض اس کو شرمندہ کرنے کیلیے نہیں کی گئی بلکہ کام نہ ہونے کی صورت میں وہ آفس میں اپنی ریپوٹیشن بھی کھو سکتی ہے اور جاب بھی۔عزت اور نوکری ایک ساتھ جائیں گیں۔وہ کچھ پل ادھر کھڑی رہی پھر نہایت ہلکی آواز میں بولی۔

"آپ کا کام کل تک ہو جائے گا، سر۔"اور پھر چل دی۔احتشام ایسا جیسے کمرے میں اس کے علاوہ کوئی تھا ہی نہیں۔

رات کا وقت ایک ایسا وقت ہوتا ہے جب سب سے زیادہ جرائم اپنے پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔قتل بھی رات کے وقت ہوتا اور اس کی منصوبہ بندی بھی۔ناجائز رشتے بھی اسی اندھیرے میں پروان چڑھتے ہیں اور پھر اپنی آخری حدوں کو چھوتے ہیں۔مگر پھر ایسا بھی ہے کہ رات ہی وہ وقت ہے جب لوگ اپنی گہری نیند توڑ کر اپنے رب سے اپنا رشتہ جوڑتے ہیں۔اسی اندھیرے

www.novelsclubb.com

میں بہت سے نیک لوگ نیک کام سرانجام دیتے ہیں۔ کبھی سوچا تم نے؟ ملک ایک، وقت ایک، خواہشیں ایک، بہکاوے ایک پھر ایسا کیسے کہ نتیجے مختلف؟

اسی اندھیرے میں ایک سنسان گلی میں سٹریٹ لائٹ کی مدھم سی روشنی جل بجھ رہی تھی۔ اس کے نیچے ایک انسان ٹہل رہا تھا۔ چال سے اندازہ ہوتا تھا کہ اضطراب حاوی ہے۔ انتظار کروائے جانا طبیعت پر ناگوار گزر رہا ہے۔ روشنی کے آنکھ مچولی کے کھیل کی وجہ سے تک ابھی اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتے۔ لباس کے سیاہ ہونے کی وجہ سے یہ بھی بتانا مشکل ہے کہ وہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ وہ وجود ٹہلتے ٹہلتے رکا اور فون پر کسی کو کال ملانے لگا۔ اسے بیل اپنے آس پاس سنائی دی۔

جھنجلاہٹ اور راحت ایک ساتھ حاوی ہوئی۔

"دیکھ برو، اب اگر تم نے اگلی دفعہ میرا وقت اس طرح ضائع کیا تو میری طرف سے الوداع ہو جانا۔ پھر ڈھونڈتے رہنا کسی اور کو۔" اس نے فون پر ہی کہا۔ آواز سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مرد بول رہا تھا۔

"صبر میرا بچہ۔ پیچھے مڑ کر دیکھ۔" فون سے آواز آئی جیسے کوئی اس کے اضطراب سے محظوظ ہو رہا تھا۔ وہ پیچھے مڑا تو اپنے سامنے ایک مرد کو پایا۔ سیاہ پینٹ پر سیاہ ہی شرٹ پہنے وہ اندھیرے کا حصہ لگتا تھا۔ منہ پر ماسک اور سر پر پی کیپ تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور تیرے اس صبر کے چکر میں میری محبوبہ مجھ سے روٹھ جاتی ہے۔"انتظار کرنے والے نے جھنجھلا کر کہا۔

"کیوں؟میں اس کو سوتن تھوڑی ہوں۔"

"سوتن ہی سمجھ لے بھئی۔تجھے وقت دینے کے چکر میں اس کا وقت کم ہو جاتا۔پھر وہ روٹھ کر میرے پاس آنے سے ہی انکار کر دیتی ہے۔اور پھر مجھے ڈپریشن، ٹینشن،اینگزائٹی جیسے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔"

"یہ کون سی نئی محبوبہ ہے تیری؟اس سے اتنی محبت کہاں سے ہو گئی؟"پی کیپ پہنے مرد نے الجھن بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میرا پیسہ ہے یار۔اس سے محبت تو مجھے گڑتی میں ملی ہے۔"اس نے اپنے کالر کو اچکا کر فخریہ انداز میں کہا۔

سامنے والا کچھ دیر اس محب کا چہرہ دیکھتا رہا۔پھر مزاق ترک کر کے کام کی بات پر آتے ہوئے بولا۔

"اپ ڈیٹ چاہیے ریان۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنی محبوبہ کے محب، ریان نے بھی مزاق چھوڑا اور اثبات میں سر ہلا کر اپنی جیب سے خاکی رنگ کا لفافہ نکالا جس کی جسامت سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ معلومات بہت زیادہ تھیں اور یقینی طور پر اہم بھی تھیں تبھی رات کے اس پہر ملاقات رکھی گئی تھی۔

"اس کے اندر ساری انفارمیشن ہے۔اس کے علاوہ اس نے حال ہی میں کنٹریکٹ سائن کیا ہے۔اگلے ہفتے سے کام شروع ہو گا۔جن جن جگہوں پر میٹنگز ہوں گیں اس کی فہرست بھی اسی میں ہے۔جن لوگوں سے اس کا رابطہ ہو گا ان کی انفارمیشن بھی اس میں ہے۔اگر ہم ابھی اس کے خلاف ایکشن لیتے ہیں تو امید ہے کہ جلد ہی پکڑ لیں گیں۔"ریان نے سنجیدگی سے ساری بات مکمل کی۔یہ کچھ دیر پہلے والے ریان سے مختلف لگ رہا تھا۔

"اتنا آسان نہیں ہے ریان۔ہمیں اس کے بلائنڈ سپاٹ کو ڈھونڈنا ہو گا۔وہ میڈیا فیس ہے۔اتنی آسانی سے ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا۔بڑی ہوشیاری سے اپنا سارا کالا پیسہ سفید کیا ہوا ہے۔"سامنے والے نے لفافے کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

"ان لوگوں میں سے دیکھو۔ان میں سے کوئی کام آ سکتا ہے ہمارے؟"ریان نے لفافے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایک ہے میرے ذہن میں۔اس کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مگر وہ عورت ذات ہے، پھر اس کی سب سے قریبی ہے۔وہ ہماری مدد کیوں کرے گی بھلا؟"

"اس کو جب اس کی اصلیت کا پتہ چلے گا تو کیوں مدد نہیں کرے گی؟"

"محبت نہ چاہتے ہوئے بھی بہت کچھ کرا دیتی ہے، ریان۔" اور ادھر ریان خاموش ہو گیا۔وہ بھول گیا تھا کہ اگر وہ مشین بن کر کام کرتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس دنیا سے جذبات ختم ہو گئے ہیں۔اگر اس نے جذبات پر قابو رکھنا سیکھ لیا ہے تو اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ دنیا نے جذبات پر قابو حاصل کر لیا ہے۔دنیا ویسی تھی، دنیا ویسی ہی رہے گی۔اس سارے کھیل میں اگر کسی کو بدلنا پڑا تھا تو وہ ریان تھا۔کیسے؟ صبر رکھو، تم بھی جلد جان جاؤ گے۔

"پھر بھی بات کرنے میں کوئی حرج نہیں۔تم بات کر کے دیکھنا۔" کچھ دیر بعد ریان بولا۔

"میں نہیں تم بات کرو گے اس سے۔"

"میں کیسے کروں گا اور کیوں کروں گا؟" ریان نے حیرانی سے پوچھا۔اس سے پہلے یہ کام سامنے کھڑا وجود ہی کرتا رہا ہے۔

"منھ سے بات کرو گے اور اس لیے تم ہی کرو گے کہ وہ تمہارے ہی خاندان کی ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کون ہے؟" سامنے والے نے نام سرگوشی میں لیا۔ ریان بمشکل سن پایا۔ کانوں نے دماغ کو پیغام پہنچایا۔ دماغ نے نام کو فور پہچانا۔ ایک جواب دل نے تیار کیا اور ایک دماغ نے مگر زبان نے دماغ کے جواب کو بولنے سے انکار کیا۔ کچھ دیر ان کی تکرار کے بعد زبان نے ہار مانی اور پھر الفاظ نکالے۔

"میں یہ کام نہیں کروں گا، برو۔ میں اس سے کوئی بات کیا اس کا چہرہ تک نہیں دیکھنا چاہتا۔"

"کیوں؟" سامنے والا ایسے انجان بنا جیسے کچھ جانتا ہی نہ تھا۔

"میں اس کو کوئی نقصان پہنچا دوں گا یا کام خراب کر دوں گا۔ میں ان دونوں میں سے کچھ نہیں چاہتا۔ میں اس کے سامنے نہیں جانا چاہتا برو۔" ریان کی آواز میں کیا کیا نہ تھا۔ غصہ، بے بسی، بے چینی، نفرت۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگا کہ ریان کی زندگی میں چاہتا، نہ چاہتا جیسے الفاظ نہیں رہے تھے۔ جو تھا وہ کرنا اور نہ کرنا تھا۔"

"ایسا ہی ہے مگر۔۔" ریان نے کچھ بولنا چاہا

"اگر ایسا ہی ہے تو یہ کام جلد ہی ہو جانا چاہیے۔ میں اگر مگر کچھ نہیں سنوں گا۔ چلتا ہوں اب۔" سامنے والے نے قطعیت سے کہا اور پھر اندھیرے میں گم ہو گیا۔ اس کے قدموں نے آواز تک نہ پیدا کی۔

پیچھے ریان وہی مدھم روشنی کے نیچے کھڑا لب کاٹتا کھڑا رہا۔ روشنی تھوڑی تیز ہوئی تو اس کی آنکھوں کا رنگ واضح ہوا۔ وہ سرمئی رنگ کی خوبصورت آنکھیں تھیں مگر ان کے تاثرات خوبصورت نہ تھے۔

یہ کانٹریکٹ سائن کرنے کے دو دن بعد کی بات ہے۔ ماہبیر اپنی اماں کے گھر آئی ہوئی تھی۔ آج چونکہ کشف کو بھی یونی ورسٹی سے آف تھا اس لیے وہ بھی گھر پائی جا رہی تھی۔ کھلے پاجامے اور بے بی پنک کلر کی ٹی شرٹ پہنے، بالوں کا رف سا جوڑا بنائے لاونج کے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ہلکے بھورے رنگ کی آنکھیں سامنے دیوار پر نصب ٹی وی پر جمیں تھیں جس پر کوئی فلم لگا رکھی تھی۔ ساتھ وقفے وقفے سے چپس کھائے جا رہے تھے اور بوتل سے بھی لطف اندوز ہوا جا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے برعکس ماہبیر ہمیشہ کی طرح تیار تھی۔ سکائے بلیو کلر کی کرتی اور وائٹ پاجامہ پہنے ہوئے تھی۔ بالوں کو آج ہائی پونی میں باندھ رکھا تھا۔ گلے میں تتلی کی شکل کا لاکٹ تھا جس کے پنکھ پر چھوٹے چھوٹے ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ اس کی سیاہ آنکھیں کشف پر تھیں جس نے آج ٹی وی کی جان نہ چھوڑنے کی قسم کھا رکھی تھی۔

"بس کردو کشف۔ میں پچھلے آدھے گھنٹے سے آکر بیٹھی ہوئی ہوں۔ تمہاری یہ فلم ہی ختم نہیں ہو رہی ہے۔" آخر ماہبیر نے اکتا کر کہا۔

"بس یہ آخری سین ہے دیکھنے دو نہ پلیز۔" کشف نے ٹی وی سے آنکھیں ہٹائے بنا، منت کرتے ہوئے کہا۔

"میرے جانے کے بعد دیکھنا یہ سین۔" ماہبیر نے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی کو بند کرتے ہوئے کہا۔ کشف احتجاج کرتی رہ گئی مگر بڑی بہن کے آگے کس کی چلتی ہے بھلا۔

"مجھے بتاو، تم اماں کو لے کر گئی تھی ڈاکٹر کے پاس؟ کیا کہا اس نے؟ کوئی پریشانی والی بات تو نہیں ہے نہ؟" ماہبیر نے کشف کے احتجاج کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زیادہ پریشانی والی بات نہیں ہے۔ جو رپورٹ تم نے اس دن دیکھیں تھیں وہ دو ہفتے پہلے کی تھیں ۔کل والی رپورٹز پہلے سے بہتر آئی ہیں۔ زیادہ نہیں مگر پھر بھی بہتری آئی ہے۔ڈاکٹر نے پرہیز بتایا ہے۔ وہ ٹھیک سے کریں گیں تو بی پی اور کولیسٹرول کنٹرول میں رہے گا۔" کشف نے بوتل کا سپ لیتے ہوئے بتایا۔

"رپورٹز کہاں ہیں ان کی ؟ مجھے دکھاو ذرا۔"

"جس کارٹن میں ساری ہوتی ہیں اسی میں رکھ دی تھیں میں نے۔ رکو میں وہ کارٹن ہی لے آتی ہوں۔ مجھے پتہ ہے تم نے سی ائی ڈی کھول لینی ہے ان کی۔" کشف نے گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ پھر اوپر چلی گئی۔ ٹھیک ہی کہتی تھی کشف۔ ماہبیر ہمیشہ اماں کی پرانی رپورٹز بھی ساتھ ہی چیک کرتی تھی۔ پتہ نہیں کیا وجہ تھی مگر کوئی ڈر سا تھا جو دل میں کنڈلی لگا کر بیٹھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کشف سیڑھیوں سے اترتی دکھائی دی تو اس کے ہاتھ میں درمیانے سائز کا ایک کارٹن تھا۔ اس نے کارٹن کو ماہبیر کے سامنے لا کر رکھا اور پھر صوفے پر چونکڑی مار کر بیٹھ گئی اور پھر سے چپس کھانے لگی۔ ماہبیر نے ایک نظر کارٹن کو دیکھا پھر کشف سے پوچھا۔

"مجھے اماں نے بتایا تھا کہ تم نے جاب شروع کر دی ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمم۔" کشف نے بوتل کا سپ لیا اور اپنی زندگی کا مختصر ترین جواب دیا۔ ماہبیر اس کے جواب میں کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ کشف بول اٹھی۔

"دیکھو ماہبیر۔ اب میں کوئی سولہ سترہ سال کی بچی نہیں ہوں۔ تئیس سال کی میچور لڑکی ہوں۔ میں اپنا بوجھ خود اٹھانا چاہتی ہوں۔ اللہ نے ہاتھ پاؤں دیے ہیں کام کرنے کیلیے نہ کہ فارغ بیٹھ کر روٹی توڑنے کیلیے۔ اس لیے تم اپنی سانس اور قیمتی الفاظ بچا کر رکھو کیوں کہ میں نہیں سننے والی" بڑی سہولت سے اپنا مدعا بیان کر کے وہ کھانے میں مصروف ہونے ہی لگی تھی کہ ماہبیر کو بولتا دیکھ چیزیں ایک طرف رکھی اور ہاتھ باندھ کر کسی تابعدار شاگرد کی طرح اس کا لیکچر سننے لگی۔

"وہ سب ٹھیک ہے ڈُرے مگر تم ابھی پڑھ رہی ہو۔ میں چاہتی ہوں کہ پہلے اپنی ڈگری مکمل کر لو پھر جاب کرنا۔ اور ابھی پھر اماں کو بھی کیئر کی ضرورت ہے۔ میں ہوں نہ۔ میں دیکھ لوں گی سارے کام۔" ماہبیر نے ہاتھ ہلاتے ہوئے ایسے سمجھایا جیسے کسی چھوٹے بچے کو فون نہ دینے کی وجہ سمجھا رہی ہو۔

کشف نے آنکھیں بند کر کے ایک گہرا سانس لیا اور خود کو بولنے کیلیے تیار کیا۔ بھئی اب بڑی بہن کو قائل کرنا کون سا مکھن میں سے بال کو نکالنے جیسا آسان ہے؟ ماؤں کی طرح سو قسم کے تحفظات ہوتے ہیں انہیں بھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھو ماہبیر، میں فارغ نہیں بیٹھنا چاہتی، اپنا بوجھ خود اٹھانا چاہتی ہوں جتنا اٹھا سکتی ہوں۔ میں بزنس کرنا چاہتی ہوں اور کافی عرصے سے اس پر کام کر رہی ہوں۔ سو یہ بات تم چھوڑ ہی دو کہ میں تمہاری بات مانوں گی۔ میں اپنے پاوں پر کھڑے ہو کر زندگی گزارنا چاہتی ہوں، کسی اور کہ پاوں پر نہیں چاہے وہ تم ہی کیوں نہ ہو۔ جہاں تک اماں کی بات ہے تو ان کو میری نہیں تمہاری ضرورت ہے، ماہبیر۔ روز کھانا ویسے راحیلہ (ملازمہ) بناتی ہے۔ جس دن تم نے آنا ہوتا ہے وہ خاص تمہارے لیے کچن میں جا کر کھانا پکاتی ہیں۔ ہر دفعہ تمہارے جانے کے بعد کتنی ہی دیر میرے پاس آکر تمہارے بارے میں پوچھتی رہتی ہیں۔ تم ان کا فیورٹ بچہ ہو، ماہبیر۔ بس تمہیں ہی اس بات کا اندازہ نہیں ہے۔ مائیں اپنے بچوں سے نفرت نہیں کر تیں۔ کر ہی نہیں سکتیں۔ ان کا دل ہی ایسا بنا ہوتا ہے کہ اولاد سے صرف محبت ہی کرتی ہیں وہ۔ جس شخص کو لگتا ہے کہ اس کی ماں اسے پسند نہیں کرتی وہ اس دنیا کا بیوقوف ترین انسان ہے اور بد قسمتی سے میری ماہبیر اس فہرست میں پہلے نمبر پر ہے۔" کشف نے ساری بات سنجیدگی سے کر کے آخری بات مسکرا کر مکمل کی۔

ماہبیر سر جھکائے خاموشی سے اپنے ہاتھوں کو دیکھتی رہی۔ اس کے ذہن میں بس ایک ہی بات چل رہی تھی کہ اماں اس سے نفرت نہیں کر تیں۔ مگر پھر اس سے بات کیوں نہیں کرتیں ہیں

www.novelsclubb.com

؟ان کا رویہ اس کے ساتھ اتنا سرد کیوں ہوتا ہے؟ کیا انہیں نہیں پتہ کہ ان کا سرد رویہ، ان کا اس سے بات نہ کرنا اس کو توڑ کر رکھ دیتا ہے؟ اندر کہیں دور سے ماہبیر کو اپنے ان سوالوں کا جواب بھی ملا تھا مگر اس نے انہیں نظر انداز کیا۔

کشف اپنی بھوری آنکھوں میں اس کیلیے فکر لیے اپنی بہن کو دیکھتی رہی۔ وہ اپنی بہن کو اچھے سے جانتی تھی۔ مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ وہ اس معاملے میں بے بس تھی۔

"تم نے .E.D کے بارے میں کیا سوچا؟" بات بدلتے ہوئے کشف نے پوچھا۔

"دو دن پہلے ہی سائن کیا ہے کانٹریکٹ۔ پیر سے شوٹنگ ہے۔" ماہبیر نے اپنے خیالوں پر اور خود پر قابو پایا، پھر ہشاش بشاش لہجے اس کو بتایا۔ کشف کھلے دل سے مسکرائی۔

"مبارک ہو پھر۔ انکل سے ملاقات ہوئی تھی تمہاری؟" کشف نے بوتل کا سپ لیتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ انہوں نے اپنی کمپنی اپنے بیٹے احتشام کے حوالے کر دی ہے۔ اس سے ملاقات ہوئی تھی دو دفعہ۔ ایک آنکھ نہیں بھایا مجھے وہ آدمی۔" ماہبیر نے پھر اس کو اپنی اور احتشام کی ہوئی ملاقاتوں کا بتایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے تو اچھا انسان لگ رہا ہے۔" کشف نے چپس کھاتے ہوئے اپنی رائے دی۔ وہ اب کافی حد تک خود پر قابو پا چکی تھی۔ "تمیز دار اور اچھے اخلاق کا۔ ویسے امل کے گھر کیوں تھا وہ؟" کشف نے پوچھا۔

"امل کا بھائی ہے وہ۔ مجھے بھی اسی دن پتہ چلا۔" ماہبیر نے منہ بنا کر بتایا۔

"ویسے کتنی عجیب بات ہے نہ۔ خالد انکل ہمارے گھر آتے جاتے تھے مگر نہ ہمیں ان کے بارے میں زیادہ پتہ ہے نہ ان کے بچوں کے بارے میں۔" کشف ریموٹ دوبارہ پکڑتے ہوئے اپنی حیرانی کا اظہار کیا۔

"مجھے نہیں لگتی۔ بابا اپنے دوستوں کو گھر پر نہیں لاتے تھے نہ ہی ان کے بارے میں زیادہ بات کرتے تھے۔ انہیں پسند ہی نہیں تھا کہ ان کے دوست گھر آئے۔ بس خالد انکل ہی آتے تھے وہ بھی کبھی پندرہ منٹ سے زیادہ نہیں رکتے تھے۔ یاد ہے تمہیں بابا کہتے تھے کہ مردوں کو اپنی دوستیاں گھر کے باہر ہی رکھنی چاہیے، اس طرح وہ بہت سی برائیوں کو اپنے گھر کی دہلیز پر ہی روک لیتا ہے۔" ماہبیر نے مسکراتے ہوئے کشف کو دیکھ کر کہا۔ دونوں کچھ دیر خاموش رہیں۔ بابا کا ذکر جب بھی ہوتا تھا، ایک خاموشی سی چھا جاتی تھی جس میں گزرے خوبصورت دنوں کی سرگوشیاں ہوتی تھیں، جاندار قہقہہ سنائی دیتا تھا۔ ایک مانوس سی خوشبو سونگھی جا سکتی تھی اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خاموشی میں۔ماہبیر کو ہمیشہ وہ الائچی اور دار چینی والی چائے کی خوشبو محسوس ہوتی تھی۔ بابا کی فیورٹ۔

"میں چلتی ہوں۔ یہ کارٹن میری گاڑی میں رکھوا دو۔میں ایک دفعہ ساری رپورٹز خود دیکھوں گی پھر واپس بجھوا دوں گی۔"ماہبیر نے اٹھتے ہوئے کہا۔خاموشی ٹوٹ گئ تھی۔اب نہ خوبصورت سرگوشیاں تھیں نہ مانوس خوشبو۔اب مصروف زندگی کا شور تھا بس۔

"دیکھو بھئ دیکھو۔ہم پر تو جیسے یقین ہی نہیں ہے نہ آپ کو۔"کشف بھی اٹھی اور کپڑے جھاڑتے ہوئے بولی۔

"نہیں مجھے تم پر یقین ہے کہ تم مجھ سے کچھ نہیں چھپاو گی۔کم از کم کوئی ایسی بات جو میرے علم میں ہونا ضروری ہے۔میں بس اماں کے معاملے میں بے بس ہوں۔"ماہبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔کشف نے سینے پر ہاتھ رکھ سر کو ہلکا سا خم دیا۔اس نے جلدی سے راحیلہ کو آواز دے کر کارٹن گاڑی میں رکھنے کو کہا۔

"اماں سو کر اٹھیں تو انہیں میرا اسلام کہنا۔ٹھیک ہے؟"ماہبیر نے فون دیکھتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمم۔ٹھیک ہے۔اللہ حافظ۔" کشف نے کہا۔ماہبیر نے فون بند کیا اور اپنی بہن کو دیکھ کر مسکرائی اور پھر باہر کو چل دی۔

کچھ گھر ایسے ہوتے ہیں جنہیں باہر سے دیکھ کر ہی یہاں کے رہنے والوں پر رشک آتا ہے۔کتنے خوش قسمت ہیں نہ یہ لوگ اتنے خوبصورت گھر میں رہ رہے ہیں۔کتنے خوش ہوں گیں یہاں کے رہنے والے؟ یہ خیال چاہتے نہ چاہتے دلوں میں اُمڈ آتا ہے۔مگر ہم بھول جاتے ہیں کہ خوشی چیزوں کی محتاج نہیں ہوتی ہے اور اگر گھر دیواروں سے ہی بننے لگ جائیں تو سب سے زیادہ مضبوط گھر امیروں کے ہوں۔پھر ایسا کیوں کہ سب سے زیادہ گھر امیروں کے ہی ٹوٹتے ہیں؟

وائٹ مینشن بھی انہی گھروں میں سے ایک تھا۔باہر سے جتنا عالیشان نظر آتا تھا اندر سے بھی اتنا ہی خوبصورت تھا۔تم اس کا لاونج تو دیکھ ہی چکے ہو۔ایک بار پھر تمہیں ادھر لے کر چلتے ہیں۔ اب کے یہاں موجود لوگوں میں کچھ تبدیلی تھی۔احتشام وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا۔عام طور پر وہ اپنے گھر میں بنے آفس روم میں بیٹھ کر کام کرتا تھا مگر آج ادھر ہی بیٹھ گیا۔اس کے ساتھ والے صوفے پر امل بیٹھی اپنا فون استعمال کر رہی تھی اور گاہے بگاہے نظر اٹھا کر اپنے بھائی کو بھی دیکھ رہی تھی جسے آس پاس کا ہوش نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا۔ ٹیبل پر چائے کے لوازمات ویسے ہی پڑے ہوئے تھے جیسے کسی اور کیلیے رکھے ہوں۔ امل نے ایک نظران کو دیکھا پھر ملازمہ کو آواز دی۔ ملازمہ کسی بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوئی۔

"فوزیہ بوا، یہ چیزیں لے جائیں اور اگر آئندہ گھر میں سے کسی نے یہ منگوایا تو لا کر رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہہ دینا امل بی بی نے گھر میں لا کر رکھے ہی نہیں" امل نے ماتھے پر بل لیے کہا اور جانے کیلیے اٹھ کھڑی ہوئی۔ بوا ہکا بکا سی اس نئے حکم پر کھڑی رہیں، پھر جلدی سے چیزیں سمیٹنے لگیں۔

"بوا، چیزیں ادھر ہی رہنے دیں اور آپ جا کر آرام کریں۔" احتشام نے نظریں اٹھا کر احترام کے ساتھ بوا کو کہا۔ فوزیہ بوا بیچاری کبھی احتشام صاحب کو دیکھتیں تو کبھی امل بی بی کو۔

"آپ جائیں یہاں سے، میں کہہ رہا ہوں نہ۔" احتشام نے زور دے کر کہا تو بوا چیزیں وہی چھوڑیں، باہر نکل گئیں۔

"بھائی اگر آپ نے چیزیں ڈیکوریشن کیلیے رکھوانی تھی تو پہلے بتا دیتے۔ میں اس طرح کے ڈیکوریشن پیسز لے آوگی۔" امل نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سوری بچے۔بس ایک آخری کام ہے وہ ختم کرلوں۔" احتشام نے ٹائپنگ کرتے ہوئے مصروف انداز میں کہا۔

"بس کردیں بھائی۔ہر چیز کیلیے آپ وقت نکال لیتے ہیں۔اپنے لیے بھی نکال لیتے ہیں اور بابا تک کے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔اگر آج میں نے آپ سے کہہ دیا کہ چائے میرے ساتھ پی لیں تو ساری دنیا کے کاموں کی ڈیڈلائنز ابھی ہی آنی تھی۔اس طرح کرنا تھا تو مجھے پہلے بتادیتے۔میں اپنے کمرے میں ہی بند رہتی۔" امل لال چہرہ لیے غصے سے بولے گئی۔"میں پچھلے دو گھنٹوں سے یہاں ہونقوں کی طرح بیٹھی ہوئی ہوں اور آپ کو اپنے کام سے ہی فرصت نہیں مل رہی۔ آپ جانتے ہیں میں اپنا وقت کسی کے ساتھ شئیر نہیں کرتی۔مگر پھر بھی آپ نے ہر دفعہ یہی کام کرنا ہوتا ہے۔اس طرح ہی کرنا تھا تو مجھے اٹلی سے واپس کیوں بلوایا۔کم از کم ادھر میرے دوست تو تھے۔یہاں تو اپنوں کے درمیان ہو کر بھی اکیلی ہوں میں۔" غصے سے امل کے چہرے کی رگیں تن گئیں،لبوں کو آپس میں بھینچے ہوئے تھی اور گردن کی رگیں ابھری ہوئی تھیں۔

احتشام نے وقت دیکھا تو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔اس نے فوری طور پر لیپ ٹاپ بند کیا اور صوفے سے اٹھ کر جلدی سے امل کے پیچھے گیا جو اپنی سنا کر باہر لان میں چلی گئی تھی۔وہ باہر آیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تو شام اتر چکی تھی۔امل باہر جھولے میں بیٹھی زور سے جھولا جھول رہی تھی۔احتشام کچھ دیر دور سے کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ہاتھ سر کے پیچھے بالوں میں دیے وہ کچھ دیر سوچتا رہا۔پھر اندر چلا گیا۔جھولے میں بیٹھی امل نے اپنے بھائی کو جاتے دیکھا پھر روہانسی ہو کر ٹانگیں اوپر اٹھائیں اور سر گھٹنوں میں دے دیا۔اس کا بھائی کبھی اسے ناراض نہیں رہنے دیتا تھا۔اس کا بھائی ہمیشہ اس کیلیے وقت نکال لیتا تھا چاہے جتنا ہی مصروف کیوں نہ ہو۔پھر نہ جانے کیا ہوا کہ سب کچھ بدل گیا ۔اب وہ اس کیلیے وقت نہیں نکالتا تھا،وہ ناراض ہوتو اسے مناتا نہیں تھا۔وہ پہلے بھی مصروف ہی ہوتا تھا،مگر وقت نکالنا نہیں بھولتا تھا۔پتہ نہیں کیا ہوا کہ سب ہی بدل گئے۔بابا،بھائی،حیدر۔وہ گھٹنوں میں سر دیے یہ سب سوچ رہی تھی۔آنکھوں کے کنارے جلنے لگے تھے۔انہی سوچوں میں گم تھی کہ اسے احساس ہوا کہ کوئی اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔جھولا اتنا بڑا تھا کہ دو لوگ با آسانی بیٹھ سکتے تھے۔امل نے سر نہیں اٹھایا۔

"کافی؟"احتشام کی آواز آئی۔امل خاموش رہی۔"پورے دو سالوں بعد کچن میں گیا ہوں میڈم ،محض آپ کیلیے۔اس کافی کو شرف قبولیت عطا کر دیں۔پلیز؟"امل نے گہرا سانس لے کر سر اٹھایا پھر چہرہ موڑ کر اپنے بھائی کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"صرف اس لیے پی رہی ہوں کہ میرا دل کر رہا ہے۔مانی نہیں ہوں ابھی میں۔"امل نے کافی کا مگ پکڑتے ہوئے کہااور ایک سپ لیا۔

"کیسی بنی ہے کافی؟"احتشام نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"گزارے لائق ہے بھائی۔روز روز بنائے گیں تو اچھی بن جائے گی۔"امل نے مسکراہٹ دبا کر روکھے لہجے میں کہا۔احتشام نے قہقہہ لگایا پھر اپنی کافی پی کر کہا۔

"مجھے تو بہت پسند آئی ہے"

"اپنی بنائی ہوئی چیز کسے پسند نہیں ہوتی۔"کندھے اچکا کر کہا گیا۔

"حیدر سے بات ہوتی ہے تمہاری؟"احتشام نے پوچھا۔حیدر ان کا تایازاد اور امل کا شوہر تھا۔ حیدر کے ابا محمود صاحب کی خواہش پر دونوں کا نکاح ہوا تھا۔نکاح کے کچھ عرصہ بعد ہی حیدر کے والدین کی کار ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ہو گئی تھی۔ان کی ڈیتھ کے کچھ دن بعد سے حیدر کا رویہ امل کے ساتھ سرد ہو گیا اور پھر وہ امریکہ چلا گیا۔بعد میں رابطہ نہ ہونے کے برابر رہ گیا۔ہفتے میں ایک بار بات ہو جاتی،وہ بھی غنیمت تھی۔

"ہوتی ہے بات۔وہاں پر کافی بزی ہوتا ہے اس لیے زیادہ لمبی بات نہیں ہو پاتی۔"

www.novelsclubb.com

"وہ ٹھیک تو ہے نہ تمہارے ساتھ؟ تمہیں کوئی پریشانی تو نہیں ہے؟" احتشام کو امل کے لہجے سے تشویش ہوئی۔

"نہیں بھائی۔ وہ بہت اچھا ہے۔ میں خوش ہوں۔" امل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر یہ اداسی کیوں ہے، بچے؟" احتشام کی تسلی نہیں ہوئی تھی۔

"میں بس یہ سوچ رہی تھی کہ کیا اپنے گھر کے مردوں کیلیے میں اہم نہیں ہوں؟" امل نے اپنے کافی کے مگ کے گرد انگلی پھیرتے ہوئے اداسی سے پوچھا۔ تھوڑی دیر پہلے والی بھاپ اب ختم ہو گئی تھی مگر بھینی بھینی مہک ابھی بھی آرہی تھی۔ "کیا میں ہمیشہ ان کیلیے دوسرے نمبر پر رہوں گی؟ میرے بابا جنہوں نے کبھی مجھ سے نرم لہجے میں بات نہیں کی۔ ماما کے بعد تو بات بھی نہیں کرتے۔ میرا بھائی جو اپنے کاموں اور بابا کے بزنس میں اتنا مصروف ہے کہ بھول جاتا ہے اس کی کوئی بہن بھی ہے۔ اور پھر حیدر، ایک ہفتے میں دس منٹ سے زیادہ وقت نکالنا اس کیلیے بہت مشکل ہے۔"

"آئے ایم سوری بچے۔ میں پاکستان آنے کے بعد بہت مصروف ہو گیا ہوں۔" احتشام نے توجیہہ پیش کرنا چاہی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ مصروف نہیں ہیں بھائی۔ مجھے وقت دینا آپ کی ترجیح نہیں رہی اب۔ بس پھر جس دن آپ میری ترجیح نہ رہے تو مجھ سے شکایت کے اہل نہیں ہوں گیں۔ آپ ایک اچھے بزنس مین ہو سکتے ہیں، ایک اچھے فیملی مین نہیں ہیں آپ۔" امل نے اپنی بات مکمل کی، کافی کا آخری سپ لیا اور اپنا کپ لے کر اندر چلی گئی۔ اس کا ابھی ماننے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

رات اتر چکی تھی اور چاند کی روشنی میں سارا لان نہلایا گیا تھا۔ جھولے کا سامنے فوارہ تھا جس پر جب چاند کی روشنی پڑتی تو وہ چاندی اگلتا محسوس ہوتا تھا۔ ایسے میں احتشام وہی جھولے پر بیٹھا تھا، نظریں سامنے فوارے پر جمی ہوئی تھیں۔ امل صحیح کہہ رہی تھی۔ اس کو وقت دینا، ایک فیملی پرسن بننا اس کی ترجیح نہیں تھی۔ وہ پہلے ایسا نہیں تھا۔ اس کے کام نے اسے بہت بدل دیا تھا۔ اس نے نظریں اٹھا کر اس عالیشان محل نما گھر کو دیکھا۔ یہ گھر وہ گھر نہیں تھا جو پانچ سال پہلے تھا۔ یہ اب ایک بڑے مکان کے سوا کچھ نہیں تھا۔

اگلے دن کا سورج چڑھا اور ڈھل بھی گیا۔ سرِ شام لوگوں نے اپنے گھروں اور پرندوں نے اپنے گھونسلوں کا رخ کیا۔ ایسے میں ماہبیر کے گھر میں داخل ہو تو وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی لیپ ٹاپ پر کام کر رہی تھی۔ ڈبل بیڈ جس کی دونوں جانب سائیڈ ٹیبلز رکھی ہوئی تھیں۔ دائیں

جانب کھڑکی تھی جو باہر لان میں کھلتی تھی۔سامنے ڈریسنگ پڑی تھی جس پر پرفیومز اور میک اپ کی چیزیں ترتیب سے رکھی گئیں تھیں۔اس کے ساتھ ایک دروازہ تھا جو یقینی طور پر واشروم کو جاتا تھا۔اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بیس سال کی لڑکی اندر داخل ہوئی۔اس نے پیلے رنگ کی قمیض اور گھیر دار شلوار پہن رکھی تھی۔ڈوپٹے کو کمر پر باندھا ہوا تھا۔آنکھوں میں سرما اور کانوں میں سنہری بالیاں پہنے وہ گاوں کی لڑکی معلوم ہوتی تھی۔چہرہ نہایت معصومیت لیے ہوئے تھا۔

"ماہی باجی، میں نے صفائی کردی ہے اور کھانا بنا کر فریج میں رکھ دیا ہے۔آپ کے کپڑے بھی سوکھنے ڈال دیے ہیں۔"نوری نے کہا۔

"کیا بنایا ہے کھانے میں؟"ماہبیر نے کام کرتے ہوئے پوچھا۔

"جی، بریانی بنائی ہے۔"

"ہمم ٹھیک ہے۔ایسا کرو، سامنے ڈریسنگ پر میری گاڑی کی چابی پڑی ہوئی ہے۔پچھلے والی سیٹ پر ایک کارٹن پڑا ہوا ہے کاغذات کا، وہ لادو۔"ماہبیر نے سامنے ڈریسنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔پھر سر اٹھا کر پوچھا۔"کھولنی تو آتی ہے نہ گاڑی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی باجی، آتی ہے۔" نوری نے چابی پکڑتے ہوئے کہا اور چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کارٹن لے کر کمرے میں داخل ہوئی اور اسے دروازے کے سائیڈ پر دیوار کے ساتھ رکھ دیا۔

"باجی، اب میں جاوں؟" نوری نے ڈوپٹے کا پلو انگلی کے گرد گھوماتے ہوئے پوچھا۔

"ہمم، جاو اور جاتے ہوئے اپنے اور اپنے ابا کیلیے بریانی لے تے جانا اور دروازہ ٹھیک سے بند کرنا۔" ماہبیر نے لیپ ٹاپ بند کیا اور بیڈ سے اتر کر ڈریسنگ کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

"جی ٹھیک ہے، باجی۔ آپ کا شکریہ۔" نوری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ماہبیر بھی شیشے میں اس کو دیکھتے ہوئے مسکرائی پھر اپنے بالوں میں ہئیر برش پھیرنے لگی۔

بالوں کو کنگھی کرنے کے بعد وہ کچن میں گئی، کھانا وہی سینٹرل ٹیبل پر کھایا پھر کافی لے کر کمرے میں آئی۔ کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور کارٹن اٹھا کر بیڈ پر لے کر بیٹھ گئی۔ کافی پینے کے ساتھ ساتھ وہ اماں کی اگلی پچھلی ساری رپورٹز دیکھ رہی تھی۔ اس دفعہ والی رپورٹز پہلے سے بہتر تھیں مگر ابھی بھی انہیں پرہیز کی بہت ضرورت تھی۔ کافی دیر رپورٹز کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نے بیڈ پر بکھرے سارے پیپرز سمیٹے اور انہیں کارٹن میں رکھنے لگی تھی کہ کسی چیز پر اس کی نظر پڑی۔ وہ ٹھٹک کر رکی۔ اماں کے پیپرز سائیڈ پر رکھے اور کارٹن میں پڑی باقی رپورٹز نکال کر سامنے رکھیں۔ یہ اس کے بابا کی رپورٹز تھیں۔

ماہبیر کے فادر، ارمغان جنید ایس ایس پی تھے۔ان کی موت آج سے پانچ سال پہلے ہوئی تھی۔ اچانک موت کی کیا وجہ تھی؟ کسی کو کچھ معلوم نہ پڑ سکا۔ڈاکٹرز کے مطابق انہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا، مگر یہ بات ماہبیر کو ہضم نہیں ہوئی۔ جنید منزل کے مکینوں پر بڑا بھاری دن تھا وہ۔اور رات اس سے بھی بھاری تھی کہ گزرنے کو ہی نہیں آرہی تھی۔ بھلا جدائی کی راتیں کب گزرتی ہیں؟

یہ ارمغان صاحب کی پوسٹ مارٹم رپورٹ تھی۔اس کے مطابق ارمغان صاحب کے خون میں بھاری مقدار میں anti – depressants پائے گئے ہیں یہی ان کو ہارٹ اٹیک آنے کی وجہ بنے۔ماہبیر جہاں کی تہاں رہ گئی۔رپورٹ کو تھامے اس کے ہاتھ کانپنے لگے اور دل؟ دل دماغ کے پہنچائے پیغام سے مطمئن نہ ہوا۔اس نے دو دفعہ، تین دفعہ اور پھر اتنی دفعہ رپورٹز پڑھیں کہ گنتی بھول گئی مگر الفاظ تھے کہ بدل ہی نہ رہے تھے۔ماہبیر نے رپورٹز رکھیں اور سر اٹھایا۔آنکھیں کسی غیر مرئی نقطے پر مرکوز تھیں اور ذہن میں سوالوں کا طوفان تھا۔

اس کے بابا anti – depressants استعمال نہیں کرتے تھے۔تو کیا یہ رپورٹز غلط ہیں؟ اگر ٹھیک ہیں پھر اتنی بھاری مقدار میں دوائیاں کیوں ملی تھیں؟ بابا بیمار بھی نہیں تھے نہ کوئی ڈپریشن تھا کہ اس قسم کی دوائی استعمال کرنی پڑ جائے۔اگر رپورٹز غلط ہیں تو پھر صحیح رپورٹز کہاں ہیں۔کیا رپورٹز کو بدلوایا گیا تھا۔؟ کیا اس کا مطلب تھا کہ بابا کی موت طبعی نہیں تھی۔پھر کیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انہیں قتل کیا گیا تھا؟ اگر قتل کیا تھا تو کس نے کیا تھا؟ اس کا مطلب تھا کہ اس کے باپ کا قاتل پچھلے پانچ سال سے آزاد گھوم رہا تھا اور وہ اپنی دنیا میں مگن تھی؟ یا اللہ! یہ کیا ہو رہا ہے؟ اس نے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا۔ چند لمحوں بعد جب ہاتھ ہٹائے تو تاثرات مختلف تھے۔ اس نے بابا کے سارے کاغزات الگ کیے اور اماں کی رپورٹز کارٹن میں ڈال کر ایک طرف رکھیں۔ چیزیں سمیٹتے ہوئے وہ آگے کا لائحہ عمل ترتیب دینے لگی۔ ایک چیز تو طہ تھی کہ وہ اس بات کی تہ تک جائے گی۔

ہفتے کے دن کا سورج چڑھا اور لوگوں کے دستر خوان ناشتے کے لوازمات سے بھرے۔ جنید منزل کے مکین بھی ناشتے کی میز سجائے بیٹھے تھے۔ فقط، آج ایک وجود کا اضافہ تھا۔ ماہبیر، جو چاولوں کی پلیٹ میں چمچ ادھر اُدھر چلاتے ہوئے سوچوں میں گم تھی۔ چہرے کے تاثرات نا قابل فہم تھے۔ کشف نے اپنی پوری توجہ ناشتے پر مرکوز کی ہوئی تھی کہ اس سے ضروری کام ابھی کوئی نہیں تھا۔ اماں، البتہ چمچ پکڑے ماہبیر کو دیکھ رہی تھیں۔ اس کے تاثرات کو کھوج رہی تھیں۔ کچھ دیر گزرنے کے بعد بھی جب ماہبیر اپنی دنیا سے باہر نہ آئی تو اماں نے گلا کھنکار کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ماہبیر، ناشتہ کیوں نہیں کر رہی؟" ماہبیر جیسے کسی خواب سے جاگی تھی۔ اس نے اماں کا چہرہ دیکھا، پھر چمچ پلیٹ میں رکھتے ہوئے بولی۔

"اماں، مجھے آپ سے ایک سوال پوچھنا ہے۔" پھر ذرا توقف کے بعد بولی۔ "بابا کے بارے میں ـ"

اماں نے حیرانی اور نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ "پوچھو۔"

"کیا بابا anti-depressants لیتے تھے؟"

"تمہیں یہ خیال کہاں سے آگیا اچانک؟"

"اماں پلیز۔ میرے سوال کا جواب دیں۔ کیا بابا لیتے تھے؟"

"نہیں۔ میں کبھی انہیں لیتے نہیں دیکھا۔ نہ ہمارے گھر کبھی ایسی کوئی دوائی آئی ہے۔ تمہیں لگتا ہے کہ بابا کو ضرورت تھیں ان پلز کی؟" جواب اماں کی بجائے کشف کی طرف سے آیا تھا۔ اماں کے تاثرات میں واضع فرق آیا۔ ان میں خوف کا عنصر نمایاں تھا۔

www.novelsclubb.com

"ان کی رپورٹز کے مطابق ان کے خون میں بھاری مقدار میں anti-depressants ملے ہیں۔ایسا کیوں ہے؟"ماہبیر نے اماں کے تاثرات نوٹ کرتے ہوئے عام سے انداز میں پوچھا۔

"غلطی سے لکھا گیا ہوگا۔ایسا ہو جاتا ہے کبھی کبھی۔رپورٹز مکس ہو جاتی ہیں مریضوں کی۔"اماں نے بات کو ختم کرتے ہوئے کہا۔ان کے انداز میں بے چینی اور عجلت تھی، جیسے وہ اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتی تھیں۔

"اماں،ایسا کچھ نہیں ہوا۔یہ بابا کی پوسٹ مارٹم کی رپورٹز میں درج تھا اور پھر وہ معمولی انسان نہیں تھے۔ایس ایس پی تھے۔ایسا نا ممکن ہے کہ ان کی رپورٹز میں لاپرواہی برتی گئی ہو یا مکس ہو گئی ہوں رپورٹز۔میری ہسپتال کے عملے سے بات ہوئی تھی۔بابا کا پوسٹ مارٹم اجلان سکندر کی نگرانی میں ہوا تھا۔میں مان ہی نہیں سکتی کہ اجلان کسی قسم کی لاپرواہی برتے گا۔وہ بھی بابا کے حوالے سے۔"ماہبیر کو اچانک غصہ چڑھا اور وہ تیز تیز بولے گئی۔یہ غصہ اسے اماں کے تاثرات دیکھ کر آیا تھا یا ان کے گریز سے۔اسے سمجھ نہ آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس بات کا ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ بابا کی موت طبعی نہیں تھی۔ انہیں قتل کیا گیا تھا۔" ماہبیر بولی۔ یہ بات کہنا آسان نہیں تھا۔ اس بات کو اونچی آواز میں کہنا اس کو حقیقت بنا دیتا تھا۔ مگر یہ ضروری تھا۔ شائد اس بات کو اونچی آواز میں کہنا اس کو حقیقت بننے سے روک دے۔

ماہبیر کی اس بات نے ٹیبل پر موجود باقی دو نفوس کی سانسیں تک بند کر دیں تھیں۔ ان کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ گئی اور رنگت سفید پڑ گئی مگر وہ دونوں خاموش رہیں، جیسے اس خبر نے ان سے قوت گویائی چھین لی ہو۔

"ایسا کچھ نہیں ہوا، ماہبیر۔ تم زیادہ سوچ رہی ہو۔ بابا کی موت ہارٹ اٹیک سے ہی ہوئی تھی۔ انہیں قتل نہیں کیا گیا" کچھ دیر بعد ڈرے کشف کی آواز آئی۔ اس کے انداز میں خوف تھا، بے یقینی تھی، جیسے وہ اس حقیقت کو جھٹلانا چاہتی ہو۔ اس کو جھوٹ ثابت کرنا چاہتی ہو۔ مگر حقیقتیں اگر انسان کے چاہنے سے بدلنے لگیں تو یہ دنیا، جنت نہ ہو جائے؟

"میں زیادہ نہیں سوچ رہی، کشف۔ کل ساری رات میں ریسرچ کرتی رہی ہوں، ایک دو ڈاکٹرز سے بھی کنسلٹ کیا ہے۔ anti-depressants اگر مناسب لی جائے تو نقصان دہ نہیں ہوتیں۔ اوورڈوز، ہارٹ اٹیک کا سبب بنتی ہے۔ مجھے صرف اتنا سمجھا دو کہ بابا کے خون میں کیسے یہ دوائیاں ملیں جب کہ انہیں ایسا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ وہ صحت مند تھے۔ اس بات

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے دو ہی مطلب نکلتے ہیں۔ یا تو رپورٹز غلط ہیں یا پھر واقعی میں ان کے خون میں یہ دوائیاں ملی ہیں۔" ماہبیر بولی۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ کوئی تسلی بخش بات اُسے ملے اور وہ یقین کر سکے کے اس کے بابا کی موت طبعی تھی، مگر کوئی بات ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہی تھی۔

"مگر ماہبیر، بابا کو کوئی کیسے اتنی زیادہ anti-depressants دے سکتا ہے؟ وہ بھی انہیں پتہ چلے بغیر؟ وہ کسی بھی قسم کی میڈیکیشن پر نہیں تھے۔" کشف نے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔ ان کے کھانے میں یا چائے میں ملا کر دے سکتا ہے کوئی۔ میں اس بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتی۔ زیادہ ضروری یہ ہے کہ کون بابا کو مار سکتا ہے۔ ہمیں اس بارے میں پتہ لگانا ہے۔" ماہبیر نے ٹیبل کی سربراہی کرسی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کرسی پر بابا بیٹھا کرتے تھے۔ ان کے بعد سے یہ کرسی یوں ہی خالی پڑی رہتی تھی۔ کشف نے اثبات میں سر ہلایا البتہ چہرے کے تاثرات میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔

"تم دونوں کچھ نہیں کرو گی۔" اماں کی آواز آئی۔ وہ اب کافی حد تک خود پر قابو پا چکی تھیں۔ "اس معاملے سے دور رہو گی تم دونوں۔"

"کیوں، اماں؟ ہم کیوں اس معاملے سے دور رہیں گیں؟" ماہبیر نے بے یقینی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔ تم دونوں کا وہم ہے اور کچھ بھی نہیں۔ تمہارے بابا طبعی موت مرے تھے۔" اماں نے سخت لہجے میں کہا۔

"اماں، یہ آپ کیسے کہہ سکتی ہیں۔ان کی رپورٹز صاف صاف بتا رہی ہیں کہ انہیں کسی نے قتل کیا ہے۔ان کا قاتل پچھلے پانچ سال سے آزادی سے گھوم رہا ہے۔ کیا وہ ساری زندگی آزاد رہے گا ؟ میں ایسا بلکل بھی نہیں ہونے دوں گی۔ مرنے والا میرا باپ تھا۔" ماہبیر نے غصے سے کہا۔

"اور میرا شوہر تھا وہ، ماہبیر!" اماں نے بھی غصے سے آواز کو بلند کرتے ہوئے کہا۔ "تمہیں کوئی حق نہیں اس کے بارے میں بات کرنے کا۔ میں زندہ ہوں ابھی۔"

"میں ان کی بیٹی ہوں، اماں۔ میرا فرض ہے کہ ان کے قاتل کو سزا دلواوں۔"

"تمہارا فرض تھا کہ تم اس کی تربیت کی لاج رکھتی ماہبیر جسے تم ہر روز، ہر جگہ اچھالتی پھر رہی ہو ۔تمہارے باپ نے تمہیں ایک بازاری لڑکی بننے کی تربیت نہیں دی تھی جسے جو چاہے آئے اور ہاتھ لگائے۔اس نے تمہیں ایک باحیا لڑکی بنانے کی کوشش کی تھی، جس پر تم آئے روز پانی پھیرتی ہو۔اگر تم اس کے قاتل کو سزا دلوا بھی دو گی، جس کا کوئی وجود ہی نہیں، تب بھی وہ قبر میں سکون سے نہیں رہ پائے گا۔" اماں کی آواز بلند اور لہجہ بھاری ہوا۔وہ ماہبیر کو دیکھتے ہوئے بولیں جو سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس کی قبر میں بے سکونی کی وجہ یہ نہیں ہو گی کہ اس کا قاتل آزاد گھوم رہا ہے۔ وہ اس وجہ سے بے سکون ہو گا کہ اس کی بیٹی، جس نے اس کا سر فخر سے بلند کرنا تھا، وہ خود کو ہی ذلتوں کی گہرائی میں گرا چکی ہے۔ جو اس کے مرنے کے بعد کچھ عرصے کی بھوک برداشت نہ کر سکی۔ جو اس کی لاج رکھنے کیلیے اپنی خواہشات کو نہ دبا سکی۔ یہ اس کو بے سکون رکھے گی ماہبیر!" اماں بول کر چپ ہوئی تو ماہبیر نے اپنا جھکا سر اٹھا کر دیکھا۔ ان کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ وہ رو رہی تھیں۔ وہ اس کی وجہ سے رو رہی تھیں۔ ماہبیر کو لگا کہ کسی نے اس کے منہ پر چابک مارے ہوں۔ یہ الفاظ، الفاظ نہیں تھے، چابک تھے، تھپڑ تھے جو بہت زور سے اس کے منہ پر مارے گئے تھے۔

"میں تمہیں منع کر رہی ہوں، ماہبیر۔ خوامخواہ تھانے کچہریوں کے چکر لگا کر اور اس پائے نہ جانے والے انسان کے چکروں میں مت پڑنا۔ جو پچھلے پانچ سالوں سے کرتی آ رہی ہو، وہ کرو اب بھی" اماں نے اپنا چہرہ ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے کہا اور اٹھ کر برتن سمیٹنے لگیں۔ کچھ پل گزرے۔ کشف گونگوں کی طرح دونوں کو دیکھے گئی۔ اسے کچھ سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کرے، کیا کہے۔ اس کی نظر ماہبیر پر پڑی تو اس نے اپنے ہاتھوں سے چہرہ صاف کیا اور اٹھ کر اماں کو دیکھ کر مسکرائی۔ اس کے تاثرات دیکھ کر کشف کو ڈر لگا۔ اس کی مسکراہٹ سے کشف کو خوف آیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلیں اماں، کم از کم یہ سب بول کر آپ کا دل تو ہلکا ہوا۔ میں چلتی ہوں۔ اللہ حافظ۔" ماہبیر بولی اور اپنی چابیاں اٹھا کر باہر کی راہ لی۔ اس کا انداز، لہجہ، چال سب بدل گیا تھا۔ کشف کو خوف آیا۔ اس نے اماں کی طرف دیکھا تو وہ برتن چھوڑے دروازے کو دیکھ رہی تھیں جس سے ماہبیر نکلی تھی۔ اب کے ان کے تاثرات بھی بدل گئے تھے۔

ماہبیر اپنی اماں کے گھر سے جب نکلی تو بارہ بج رہے تھے۔ وہ دو گھنٹے پہلے جس چہرے سے آئی تھی، وہ چہرہ لے کر نہیں جا رہی تھی۔ گاڑی چلاتے ہوئے اس کے تاثرات پتھریلے تھے مگر آنکھوں میں آنسوں موجود تھے۔ واضع طور پر وہ دو کیفیات کے درمیان بٹی ہوئی تھی۔ گاڑی کو ایک جگہ لا کر روکا اور ایک گیلی سانس اندر کھینچ کر سر سٹیرنگ پر رکھ دیا۔ اماں کی باتوں سے کیا کچھ یاد نہ آیا تھا۔ بابا کی باتیں، ان کا مسکراتا ہوا، محبت سے بھرپور لہجہ جو صرف اس کیلیے تھا، ان کی امیدیں کے جلتے دیے جو وہ ہر روز ان کی آنکھوں میں دیکھتی تھی۔ آنسو ٹپ ٹپ کرتے سٹیرنگ پر گرنے لگے۔ اماں کی ٹھیک کہتی تھی۔ بابا کے قاتل کو سزا دلوانے کے بعد بھی وہ اس سے خوش نہیں ہوں گیں۔ وہ پر سکون نہیں ہوں گیں کہ یہ وہ ماہبیر نہیں تھی جس کے خواب انہوں نے دیکھے تھے۔ یہ کوئی اور تھی جس کا نفس میلا تھا، جس کی خواہشات اس کا بت تھا جسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ہر روز پوجتی تھی۔آنسوؤں کی رفتار میں تیزی آنے لگی۔دل کا بوجھ جب ان سے بھی ہلکا نہ ہوا تو ہچکیوں نے ساتھ دیا۔اسے خود سے اب گھن آنے لگی تھی۔نفرت سی ہونے لگی تھی جیسے۔

کیا وہ اتنی کمزور تھی کہ اپنی خواہشات پر قابو نہ پا سکی؟ کیا اس کے اندر دولت کی بھوک اتنی زیادہ تھی کہ خود کی نمائش سے بھی نہ مٹ سکی؟ کیا یہ دولت، شہرت، پیسہ، رتبہ اس کی عزت سے زیادہ ضروری تھا؟ کیا بابا سے زیادہ ضروری تھا؟ کیوں وہ ایسی بن گئی؟ وہ ایسی تو نہ تھی۔ بابا کی ماہی ایسی نہیں تھی۔

وقت نہ کبھی کسی کیلیے ٹھہرا ہے نہ کبھی ٹھہرے گا۔اس کو کسی کے غم سے یا خوشی سے کوئی واسطہ نہیں۔یہ اپنے آپ میں بادشاہ ہے۔سو ماہبیر کی بھی پرواہ نہ کی اور اپنے پروں کے سہارے اڑتا گیا۔جب اس نے اپنا غم غلط کر کے سر اٹھایا تو شام اتر چکی تھی۔اس نے سامنے ڈیش بورڈ پر پڑے ٹشو باکس میں سے ٹشو نکالا اور اپنا چہرہ صاف کیا۔پھر اپنی میک اپ کٹ کھولی اور میک اپ ٹھیک کیا۔اپنا فون اٹھایا اور کال ملائی۔

"ہیلو، سنبل۔ہاں۔احتشام صاحب کی سیکریٹری نے تمہیں شیڈول سینڈ کیا ہے۔وہ بھیجو مجھے۔ اور منڈے کو ٹائم پر پہنچ جانا۔میں لیٹ نہیں ہونا چاہتی۔" ماہبیر نے سپاٹ لہجے میں کہا اور سنبل

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی سنے بنا فون بند کر دیا۔ پھر کنٹیکٹ لسٹ کھولی اور ایک نمبر نکالا۔ نمبر ڈھونڈنے میں وقت لگا کہ عرصہ ہوا اس پر کال نہ کی تھی۔ آخر کار، مطلوبہ نمبر ملا اور کال ملائی گئی۔

"مجھے تم سے ملنا ہے۔ جگہ تم بتاو، وقت میں بتاوں گی۔" جیسے ہی فون اٹھایا گیا، ماہیر نے حکم دینے والے انداز میں کہا۔ اس کے لہجے میں رعب تھا، اعتماد تھا۔ جیسے سامنے والا اس کو منع نہیں کر سکتا۔ جیسے اس کو منع کرنا ہی اس کیلیے ممنوع تھا۔ کچھ دیر خاموشی رہی پھر ایک آواز آئی۔

"بی بی، فارغ نہیں ہوتا میں۔ مصروف آدمی ہوں۔ اور بے مروت لوگوں کیلیے تو بلکل بھی فارغ نہیں ہوتا۔"

"یعنی تم مجھے منع کر رہے ہو؟" ماہیر نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"نہیں جی۔ منع تو نہیں کر رہا۔ فقط یاد دلا رہا ہوں کہ اچھے اخلاق بھی کسی چڑیا کا نام ہے۔"

"وہ چڑیا کب کی اُڑ گئی ہے۔ تمہیں معلوم نہیں ہوا کیا؟"

"اچھا! مجھے لگا آپ کے پاس آئی ہی نہیں تھی وہ چڑیا۔" سامنے سے حیرت کا اظہار کیا گیا۔

"باتیں نہ بناؤ، جگہ بتاؤ، اجلان سکندر!" ماہیر نے چڑ کر کہا۔ گفتگو اتنی لمبی نہیں کرنا چاہتی تھی جتنی ہو گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چائے والا ڈھابہ۔ ولاز کالونی کے پاس جو ہے۔" ماہیر جگہ کا نام سن کر سکتے میں چلی گئی۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اسے وہ جگہ پتہ ہو گی۔

"تمہیں یہی ایک جگہ ملی تھی؟ ایک ڈھابہ؟" ماہیر نے خود پر قابو پا کر شکایتی لہجے میں کہا۔

"کیوں؟ مجھے تو پتہ چلا تھا کہ آپ کو ڈھابے کی چائے بہت پسند ہے۔ خاص طور پر اس ڈھابے کی۔"

"جس کے ساتھ پینا پسند تھا وہ تو چلے گئے۔ اب نہ وہاں کی چائے ویسی رہی نہ خوشبو۔" ماہیر نے شیشے کے باہر ایک آدمی کو دیکھتے ہوئے کہا جو اپنی دس سال کی بیٹی کا ہاتھ پکڑ کر سڑک کراس کرا رہا تھا۔

"جانے والے چلے جاتے ہیں، مگر جو چھوڑ کر جاتے ہیں اسے سنبھال کر رکھنا چاہیے۔"

"کیا چھوڑ کر جاتے ہیں وہ؟

"یادیں، سبق، باتیں اور کبھی کبھی مقصد بھی۔ وقت ٹیکسٹ کر دیجیئے گا۔" اتنا کہا گیا اور فون بند کر دیا گیا۔ ماہیر نے نہ بُرا منایا نہ حیرت کا اظہار کیا۔ اس نے آہستگی سے فون نیچے کیا۔ آنکھیں

ہنوز شیشے کے پار، سامنے دیکھ رہی تھیں۔ وہ اس سے یہ نہ پوچھ سکی کہ جانے والے ایک خلاء بھی ہمارے اندر چھوڑ جاتے ہیں۔ کیا اسے بھی سنبھال کر رکھنا چاہیئے؟

خالد صاحب اس وقت اپنے کمرے میں کرسی پر بیٹھے کتاب کی ورق گردانی میں مصروف تھے۔ ان کی کرسی کے پاس چھوٹی سی گول ٹیبل پڑی تھی جس پر چائے کے دو کپ اور اس کے ساتھ کچھ لوازمات موجود تھے۔ ساتھ موجود ایک کرسی خالی تھی۔ یوں لگتا تھا کہ وہ کسی کا انتظار کر رہے ہیں۔ کچھ پل اور گزرے، کتاب کے صفحے کچھ اور آگے کیے گئے۔ پھر دروازے پر دستک ہوئی اور احتشام اندر داخل ہوا۔

"آپ نے بلایا، بابا؟" اس نے اندر داخل ہوتے ساتھ پوچھا۔ سفید شرٹ اور سیاہ پینٹ پہنے، کوٹ کو بازو میں ڈالے وہ ابھی ابھی آفس سے آیا معلوم ہوتا تھا۔ چہرے پر تکان کے تاثرات تھے مگر لہجہ تروتازہ رکھنے کی کوشش کی گئی تھی۔

"ہمم۔" خالد صاحب نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر ہنکار بھری اور ہاتھ سے پاس موجود کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ احتشام نے قدم آگے کو بڑھائے، کوٹ کرسی کے بازو پر رکھا اور بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کام کیسا جا رہا ہے؟" انہوں نے نظریں ہنوز کتاب پر جمائے سید ھا مدعے پر آئے اور سوال کیا۔احتشام بچپن سے ان کی آدھی توجہ اور جامع باتوں کا عادی تھا اس لیے بُرا منائے بغیر جواب دیا۔

"ٹھیک جا رہا ہے۔میں نے شہباز صاحب کو نکال دیا ہے کمپنی سے۔ان کی جگہ کسی اور کو رکھا۔اس کے علاوہ۔۔"

"میں اس کی بات نہیں کر رہا۔ہمارا دوسرا کام کیسا جا رہا ہے؟" خالد صاحب نے اس کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔احتشام ایک لمحے کو چپ ہوا پھر مسکرا اٹھا، جیسے کسی نے اس کی محبت کے مل جانے کی خبر دی ہو۔سارے دن کی تکان جیسے دور ہوئی تھی۔

"وہ بہت اچھا جا رہا ہے۔حال ہی میں ایک بڑا کنسائیمنٹ انڈیا کے راستے کراچی بندرگاہ پر آیا ہے۔اسے ہم نے ابھی گودام میں رکھا ہے۔ایک دو دنوں تک وہاں سے آگے بھیج دوں گا۔اس دفعہ مال بڑا اچھا آیا ہے۔" احتشام نے محظوظ انداز میں، کرسی پر ٹیک لگاتے ہوئے بتایا۔یہ اس کا وہ سیاہ رخ تھا جس سے صرف اس کا باپ واقف تھا۔اسی نے تو واقف ہونا تھا کہ اس راہ پر لگانے والا بھی وہی تھا۔دن کی روشنی میں وہ ایک ایمان دار بزنس مین اور رات کے اندھیرے میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نوجوانوں کو تباہ کرنے والے درندے تھے۔خالد صاحب نے کتاب بند کر کے اپنی عینک اتاری اور ٹیبل پر رکھ کر،چائے میں چینی ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"کیا کیا آیا ہے اس دفعہ؟"

"ہیروئن اور کوکین۔"احتشام نے بھی چائے کا کپ پکڑتے ہوئے جواب دیا۔

"بس؟اس کے علاوہ دوسری ڈر گز آنی تھیں۔وہ نہیں آئی اس کنسائیمنٹ کے ساتھ؟میری ٹریفیکر سے خود بات ہوئی تھی۔اس کو پیسے بھی ایڈوانس میں دیے تھے۔"خالد صاحب کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے اور لہجہ تھوڑا سخت ہوا۔

"میں نے ہی منع کیا تھا اس کو۔بندرگاہ پر پہرہ کافی سخت ہو گیا ہے۔پولیس آج کل حرکت میں آئی ہوئی ہے۔پکڑے جانے کا خطرہ ہے کافی۔یہ بھی بڑی مشکل سے بچا ہے ان کی نظروں سے ۔"احتشام نے ان کے لہجے کا اثر لیے بنا کہا۔

"تو تمہارے بندے کیا کر رہے ہیں پولیس میں؟"

"بابا،مقامی تھانے کے ایس پی کا تبادلہ ہوا ہے۔جو نیا آیا ہے وہ پرانے والے کی طرح نہ سست ہے نہ رشوت خور۔انصاف کا چلتا پھرتا علمبردار ہے۔"احتشام کا لہجہ آخر میں طنزیہ ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شروع شروع میں سارے ایسے ہی ہوتے ہیں، بیٹا۔ بعد میں جب پہلی تنخواہ ہاتھ میں آتی ہے، تو ساتھ عقل بھی ٹھکانے آجاتی ہے۔ یہ بھی انہی جیسا ہوگا۔" خالد صاحب نے ہنوز لہجہ سنجیدہ رکھے کہا۔ عرصہ ہوا، وہ مسکرانا چھوڑ چکے تھے۔ اب اگر مسکراتے بھی تو مصنوعی لگتی تھی۔

"مجھے ایسا نہیں لگتا، بابا۔ کچھ کو انصاف اور قانون کی رکھوالی کا مرض لاحق ہوتا ہے۔ یہ بھی انہی مریضوں میں سے ایک لگتا ہے۔" احتشام نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔

"ایک ٹیکا لگا دینا پھر۔ ٹھیک ہو جائے گا۔"

"نہیں ہوگا۔ یہ ایس ایس پی ارمغان جنید کا شاگرد ہے۔ مجھے اس کے بارے میں اتنا ہی معلوم ہے کہ بڑا ایماندار افسر تھا وہ۔ یہ بھی اسی کے جیسا ہوگا۔"

"ارمغان کا شاگرد ہے؟" انہوں نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جی، آپ اس کو جانتے ہیں؟" احتشام نے اپنے والد سے پوچھا جو کسی سوچ میں گم تھے۔

"ہمم" انہوں نے محض اتنا جواب دیا۔ پھر کسی گہرے نیند سے جاگتے ہوئے بولے۔ "خیر، تم اس نئے ایس پی کے بارے میں معلوم کرو۔ اس کا خاندان، دوست سب کچھ۔ پہلے سیدھی انگلی سے گھی نکالنے کی کوشش کرنا۔ نہیں نکلتا تو انگلی چاہے ٹیڑھی کرو چاہے توڑو، مجھے اگلا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کنسائیمنٹ پورا چاہیے" خالد صاحب نے چائے کا کپ خالی کرتے ہوئے کہا۔ان درندوں کا دین ایمان ہی پیسہ تھا۔ پھر جب دین ایمان خطرے میں پڑ جائے تو انسان اس کو بچانے کی کوشش میں ہر حد سے گزر جاتا ہے۔

"جی، ٹھیک ہے۔" احتشام نے سعادت مندی سے سر جھکایا اور چلا گیا۔خالد صاحب دوبارہ اپنی کتاب بینی میں مصروف ہو گئے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

جنید منزل واپس آ و تو تمہیں دُرے کشف بے صبری سے کسی کو فون ملاتے ہوئے لاونج میں چکر کاٹتے ملے گی۔اماں صوفے پر بیٹھیں دُرے کشف کی بے صبری دیکھ رہی تھیں۔چہرے پر اب فکر کے تاثرات نمایاں تھے۔کشف تیزی سے چکر کاٹتے ہوئے کبھی ہاتھ سر میں مارتی تو کبھی ناخن دانتوں میں دے دیتی۔دوسرا ہاتھ ہنوز نمبر ملانے میں مصروف تھا۔

"کشف بچے آرام سے بیٹھ جاو۔کب سے چکر کاٹ رہی ہو۔" اماں نے فکر مند لہجے میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں بیٹھ سکتی اماں۔ ماہبیر کو جانتی ہیں آپ۔ وہ اب تب تک چین سے نہیں بیٹھے گی جب تک قاتل کو سزا نہیں دے دیتی۔ مجھے جلد از جلد یہ خبر بھائی کو بتانی ہو گی۔ وہی اب کچھ کر سکتے ہیں ماہبیر کے بارے میں۔" کشف نے بے چینی سے کہا۔

"وہ بھی ماہبیر کو نہیں روک پائے گا، کشف۔ ماہبیر ضد کرنے میں بلکل اپنے باپ پر گئی ہے۔ وہ اس کی بھی نہیں سنے گی۔" اماں نے گہری سانس لیتے ہوئے، بے بسی اور فکر سے کہا۔

"نہیں سنتی تو نہ سنے۔ میں چاہتی بھی نہیں کہ وہ اس سے پیچھے ہٹے۔ ہمارے بابا کا قتل ہوا ہے اور قاتل آزاد گھومے، یہ گوارہ نہیں ہے۔ میں بس اس کی حفاظت کے بارے میں فکر مند ہوں۔ بھائی کا ٹرانسفر ادھر ہو گیا ہے، وہ اس کی حفاظت تو کر سکتے ہیں نہ۔ اور کیا پتہ ماہبیر انہیں ہی کال کرے، ان سے مدد مانگنے کیلیے۔" کشف نے اماں کے سامنے بیٹھتے ہوئے، نڈھال ہوتے ہوئے کہا۔ پچھلے کچھ گھنٹوں سے سوچ سوچ کر وہ تھک چکی تھی، مگر سوچیں کب جان چھوڑتی ہیں۔ اماں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تم اچانک سے اتنا کیوں بوکھلا گئی ہو، کشف؟ یہ ایسا تو نہیں ہے کہ ماہبیر کو قاتلوں کا بھی پتہ ہے؟ جیسے وہ ابھی ان سے سوال جواب کرنے اٹھ کھڑی ہو گی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچانک ؟اماں،اچانک ؟آپ کیا کہہ رہی ہیں۔پہلے ہمیں بتایا گیا کہ بابا کو ہارٹ اٹیک آیا تھا۔ پچھلے پانچ سال ہم نے اس جھوٹ میں گزارے۔اب آ کر کوئی کہتا ہے کہ بابا کا قتل ہوا تھا۔اس کا مطلب پتہ ہے کیا ہے ؟میرے بابا کو ناحق مارا گیا تھا۔ہماری زندگیاں کسی کی لالچ کی نظر ہو گئی تھیں۔"کشف نے حیرانی اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں کہا۔

"اور میں ماہبیر کیلیے ڈری ہوئی ہوں،اماں۔میں واقعی میں ڈری ہوئی ہوں۔بابا چلے گئے تو میرے اندر کا ایک حصہ بھی ان کے ساتھ کہیں منوں مٹی تلے دفن ہو گیا۔میں ابھی تک ان کی موت کو پوری طرح قبول نہیں کر پائی،اماں۔میں ابھی بھی راتوں میں اٹھ کر بابا کی سٹڈی میں جاتی ہوں۔مگر جب ان کی کُرسی خالی دیکھتی ہوں لگتا ہے کہ آج پھر سے انہیں کھو دیا۔بابا کے جانے کے بعد معلوم ہوا کہ گھر میں کسی مرد کا نہ ہونا کیسا ہوتا ہے۔ان کے جانے کے بعد ماہبیر اس گھر کا مرد بنی تھی۔چاہے وہ جیسی بھی تھی،مگر اس نے ہمیں سنبھالا تھا۔میں اب دوبارہ اس تکلیف سے نہیں گزر سکتی۔میں اب دوبارہ کسی کو نہیں کھو سکتی،اماں۔"کشف نے اماں کے کندھے پر سر رکھ کر روتے ہوئے کہا۔وہ واقعی میں اس بات سے بہت ڈر گئی تھی۔بابا کی موت کی حقیقت اور ماہبیر کے رویے سے وہ ڈر گئی تھی۔اماں کچھ نہیں بولیں۔وہ محض سر جھکا کر ،کشف کو سنتی گئیں۔ان کے پاس بھی بولنے کو کچھ نہیں تھا۔کیا کہہ سکتی تھیں وہ؟

اچانک کشف کی گود میں پڑا موبائل بجا۔اماں نے سر اٹھا کر کشف کو آنسو صاف کرتے، فون پکڑتے دیکھا۔

"شکر ہے اجلان بھائی، آپ کا فون تو لگا۔میں کب سے کال کیے جا رہی ہوں آپ کو۔کہاں مصروف تھے آپ؟"کشف نے گہری سانس چھوڑ کر خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"آرام سے ڈُرے۔تم دونوں بہنوں نے سلام نہ کرنے کی قسم کھائی ہوئی ہے کیا؟ماہبیر کی کال آئی ہوئی تھی اس سے بات کر رہا تھا۔"اجلان نے لطیف سا طنز کرتے ہوئے کہا۔

"ماہبیر کی؟کیا کہہ رہی تھی وہ؟"کشف نے حیران پریشان لہجے میں پوچھا۔

"کل ملنے کا کہہ رہی تھی۔"

"آپ نے کیا کہا؟"

"میں اُسے منع کر سکتا ہوں؟"اجلان نے سوال کیا۔

"کیا آپ کو پتہ ہے کہ اس نے کس لیے ملنا ہے آپ سے؟"کشف نے بے چینی سے سوال کیا۔

"کشف بچے، سب ٹھیک ہے نہ؟تم پریشان لگ رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"بھائی، ماہبیر کو بابا کی پوسٹ مارٹم رپورٹز ملی ہیں۔اس کے مطابق بابا کی موت anti-depressants زیادہ تعداد میں کھانے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ لیکن بابا یہ دوائیاں استعمال نہیں کرتے تھے اور ماہبیر کے مطابق بابا کا قتل ہوا ہے" کشف تیز تیز بولے گئی۔آنکھوں میں آنسو جمع ہو گئے اور آواز میں لرزش آنے لگی۔"بھائی، ماہبیر ان قاتلوں کو ڈھونڈنا چاہتی ہے۔ میں بس چاہتی ہوں کہ آپ اس کی حفاظت کریں۔پلیز بھائی، سب کچھ بھول کر اپنی چھوٹی بہن کیلیے اتنا کر لیں۔پلیز" کشف نے آخر میں التجا کرتے ہوئے کہا تھا۔

اجلان کچھ دیر خاموش رہا، پھر بولا۔

"تم فکر نہ کرو، بچے۔میں ہوں نہ۔میں سب دیکھ لوں گا۔بس تم رونا بند کرو۔ٹھیک ہے؟" اس نے اسے تسلی دی تھی جیسے۔بڑے بھائی، چھوٹی بہن کو تسلی ہی دیا کرتے ہیں نہ۔

کچھ دیر خاموشی رہی پھر دِر کشف کی آواز آئی۔

"بھائی، ایک بات تو بتائیں۔کیا آپ کو پتہ تھا اس بات کا؟ بابا کا پوسٹ مارٹم آپ کی موجودگی میں ہوا تھا۔آپ تب ساتھ تھے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اجلان کچھ دیر خاموش رہا پھر کچھ دیر بعد محتاط انداز میں بولا۔"تم جانتی ہو،دُرے۔انکل کو جب ہارٹ اٹیک ہوا تھا تب میں میر پور میں تھا۔ان کی طبیعت کی خبر ملتے ہی میں یہاں پہنچا تھا۔ان کا پوسٹ مارٹم میری موجودگی میں ہوا تھا مگر رپورٹز ملنے سے پہلے ہی مجھے واپس آنا پڑا۔"

"بھائی،آپ دُرے کشف سے بات کر رہے ہیں۔میری شکل کے ساتھ ساتھ عقل بھی آپ کے استاد پر گئی ہے۔مجھے سیدھا اور سچا جواب چاہیے۔"دُرے کشف نے غصے سے کہا۔وہ ان لفظوں کے ہیر پھیر کو اچھے سے پہچان گئی تھی۔

"نہیں دُرے۔میں نہیں جانتا تھا۔ابھی مجھے کام سے جانا ہے۔جلد ہی تمہیں کال کروں گا۔"

اتنا کہا گیا اور فون بند۔کشف نے آہستگی سے فون کان سے ہٹایا۔اماں منتظر نگاہوں سے اس کو دیکھ رہی تھیں۔جب کچھ پل گزرنے کے بعد بھی کشف کچھ نہ بولی تو انہوں سے اس سے پوچھا۔

"کیا کہا ہے،اجلان نے؟"

"اماں،ایک سوال ابھی ماہبیر پوچھ کر گئی ہے آپ سے۔ایک میں پوچھنے لگی۔سچ بتائے گا۔کیا آپ جانتی تھی کہ بابا کی موت طبعی نہیں تھی؟"کشف نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے سوال

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا۔ لہجہ، انداز سب بدل چکا تھا۔ اماں اس سوال پر خاموش رہیں۔ البتہ ان کی آنکھوں نے ان سے بغاوت کرتے ہوئے جواب دیا۔ کیا تم آنکھوں کی زبان سمجھ سکتے ہو؟ (جاری ہے۔)

بقیہ اگلے ماہ، انشاءاللہ۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842